Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
46

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

26/صفر 1439 ہجری قمری • 16/نبوت 1396 ہجری شمسی • 16/نومبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10/نومبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کیلئے چار پائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہوسکتا تھا مگر پیشگوئی کے پورا ہونے پر اس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ گویا اس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گویا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۹۴۔ چورانواں نشان۔ایک دفعہ میں لدھیانہ کی طرف سے قادیان کی طرف ریل گاڑی میں چلا آتا تھا اور میرے ساتھ شیخ حامد علی میرا خدمتگار اور چند اور آدمی بھی تھے جب ہم کسی قدر مسافت طے کر چکے تو تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا **نصف ترا نصف عمالیق را** اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ وراثت کا حصہ ہے کہ کسی وارث کی موت سے ہمیں ملے گا اور نیز دل میں ڈالا گیا کہ عمالیق سے مراد میرے چچازاد بھائی ہیں جو مخالفت بھی رکھتے تھے اور قد کے بھی لمبے تھے گویا خدا نے مجھ کو موسیٰ ٹھہرایا اور اُن کو مخالفِ موسیٰ۔ جب میں قادیان میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ہمارے شرکاء میں سے ایک عورت امام بی بی نام مرض اسہال کبدی سے بیمار ہے۔ چنانچہ وہ چند دن کے بعد مر گئی اور ہم دونوں گروہ کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں تھا اس لئے اُس کی زمین میں سے آدھی تو ہمارے حصہ میں آئی اور آدھی زمین ہمارے چچازاد بھائیوں کے حصہ میں گئی اور اس طرح پر وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جس کے پورے ہونے اور بیان کرنے پر ایک جماعت گواہ ہے اور نیز شیخ حامد علی بھی جو زندہ موجود ہے۔

۹۵۔ پچانواں نشان۔ایک دفعہ مجھے لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہوا اور میرے ساتھ وہی شیخ حامد علی اور دوسرا شخص فتح خان نام ساکن ایک گاؤں متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا اور تیسرا شخص عبد الرحیم نام ساکن انبالہ چھاؤنی تھا اور بعض اور بھی تھے جو یاد نہیں رہے۔جس صبح ہم نے ریل پر سوار ہونا تھا مجھے الہام کے ذریعہ سے بتایا گیا تھا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی۔ میں نے اپنے ان تمام ہمراہیوں کو کہا کہ نماز پڑھ کر دعا کر لو کیونکہ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ چنانچہ سب نے دعا کی اور پھر ہم ریل پر سوار ہو کر ہر ایک طور کی عافیت سے پٹیالہ میں پہنچ گئے۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو وزیر اعظم ریاست کا خلیفہ محمد حسن مع اپنے تمام ارکان ریاست کے جو شاید اٹھارہ گاڑیوں پر سوار ہوں گے پیشوائی کے لئے موجود دیکھے اور جب آگے بڑھے تو شاید سات ہزار کے قریب دوسرے عام و خاص شہر کے رہنے والے ملاقات کے لئے موجود تھے اِس حد تک تو خیر گزری نہ کوئی نقصان ہوا اور نہ کوئی حرج۔لیکن جب واپس آنے کا ارادہ ہوا تو وہی وزیر صاحب مع اپنے بھائی سید محمد حسین صاحب کے جو شاید ان دنوں میں ممبر کونسل ہیں مجھے ریل پر سوار کرنے کے لئے اسٹیشن پر میرے ہمراہ گئے اور اُن کے ساتھ نواب علی محمد خان صاحب مرحوم جھجر والے بھی تھے جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو ریل کے چلنے میں کچھ دیر تھی میں نے ارادہ کیا کہ عصر کی نماز یہیں پڑھ لوں اس لئے میں نے چوغہ اتار کر وضو کرنا چاہا اور چوغہ وزیر صاحب کے ایک ملازم کو پکڑا دیا اور پھر چوغہ پہن کر نماز پڑھ لی اور اس چوغہ میں زادِ راہ کے طور پر کچھ روپیہ تھے اور اسی میں ریل کا کرایہ بھی دینا تھا جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ تا ٹکٹ کے لئے روپیہ دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہوگیا۔معلوم ہوتا ہے کہ چوغہ اُتارنے کے وقت کہیں گر پڑا مگر مجھے بجائے غم کے خوشی ہوئی کہ ایک حصہ پیشگوئی کا پورا ہوگیا۔ پھر ہم ٹکٹ کا انتظام کر کے ریل پر سوار ہوگئے جب ہم دوراہہ کے اسٹیشن پر پہنچے تو شاید اُس وقت دس بجے رات کا وقت تھا اور وہاں صرف پانچ منٹ کے لئے ریل ٹھہرتی تھی میرے ایک ہمراہی شیخ عبد الرحیم نے ایک انگریز سے پوچھا کہ کیا لودہانہ آگیا؟ اُس نے شرارت سے یا کسی اپنی خود غرضی سے جواب دیا کہ ہاں آگیا تب ہم مع اپنے تمام اسباب کے جلد جلد اُتر آئے۔ اتنے میں ریل روانہ ہوگئی۔ اُترنے کے ساتھ ہی ایک ویرانہ اسٹیشن دیکھ کر پتا لگ گیا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کے لئے چار پائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہوسکتا تھا مگر اس امر کے خیال سے کہ اس حرجہ کے پیش آنے سے دوسرا حصہ پیشگوئی کا بھی پورا ہوگیا اس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ گویا اس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گویا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا۔ بعد اس کے اسٹیشن ماسٹر اپنے کمرہ سے نکلا۔اُس نے افسوس کیا کہ کسی نے ناحق شرارت سے آپ کو حرج پہنچایا اور کہا کہ آدھی رات کو ایک مال گاڑی آئے گی اگر گنجائش ہوئی تو میں اس میں بٹھا دوں گا۔تب اُس نے اس امر کے دریافت کے لئے تار دی اور جواب آیا گنجائش ہے تب ہم آدھی رات کو سوار ہو کر لودہانہ میں پہنچ گئے گویا یہ سفر اسی پیشگوئی کے لئے تھا۔

۹۶۔ چھیانواں نشان۔ ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہوگئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط اُن کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور اُن کو بشدت اعتقاد ہوگیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی اُنہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اُسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے تب میں نے بلا توقف اُن کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے دوسرے دن وہ خط آگیا اور جب میرا خط اُن کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اِس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔اور اُن کا اعتقاد اِس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہوگئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دیئے اور ہمیشہ اُن کو پاس رکھتے تھے جب میں پٹیالہ میں گیا اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے، جب وزیر سید محمد حسن صاحب کی ملاقات ہوئی تو اتفاقاً سلسلہ گفتگو میں وزیر صاحب اور نواب صاحب کا میرے خوارق اور نشانوں کے بارہ میں کچھ تذکرہ ہوا تب نواب صاحب مرحوم نے ایک چھوٹی سی کتاب اپنی جیب میں سے نکال کر وزیر صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میرے ایمان اور ارادت کا باعث تو یہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں اور جب کچھ مدت کے بعد اُن کی موت سے ایک دن پہلے میں اُن کی عیادت کے لئے لدھیانہ میں اُن کے مکان پر گیا تو وہ بواسیر کے مرض سے بہت کمزور ہو رہے تھے اور بہت خون آرہا تھا اس حالت میں وہ اُٹھ بیٹھے اور اپنے اندر کے کمرہ میں چلے گئے اور وہی چھوٹی کتاب لے آئے اور کہا کہ یہ میں نے بطور حرزِ جان رکھی ہے اور اس کے دیکھنے سے میں تسلی پاتا ہوں اور وہ مقام دکھلائے جہاں دونوں پیشگوئیاں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر جب قریب نصف کے یا زیادہ رات گزری تو وہ فوت ہوگئے **اناللہ و انّا الیہ راجعون** میں یقین رکھتا ہوں کہ اب تک اُن کے کتب خانہ میں وہ کتاب ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 255 تا 258)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جس نے مسجد بنائی یا مسجد بنانے میں حصہ لیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنایا

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو مسجدیں تعمیر کرتے ہیں بلکہ ان کے حق بھی ادا کرنے والے ہوتے ہیں

مسجدوں کا حق یہی ہے کہ اس میں آ کر جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے وہاں اس کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جائے

مورخہ 8؍اکتوبر 2017ء بروز اتوار کو گریٹر لندن کے شہر Southall میں مسجد دارالسلام کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں کو مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر ایک ایسا کام ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک مسجد بنائی یا مسجد بنانے میں حصہ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا کر اپنا جنت میں اپنا گھر بنایا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کام میں حصہ لیتے ہیں اور پھر نہ صرف یہ کہ مسجدیں تعمیر کرتے ہیں بلکہ ان کے حق بھی ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور مسجدوں کا حق یہی ہے کہ اس میں آ کر جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے وہاں اس کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جائے۔ جوں جوں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اُسے اس بات کا فہم اور ادراک حاصل ہوتا ہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے ہیں تو ساتھ ہی اس کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ پس آج جس کام کی آپ بنیاد رکھ رہے ہیں اس کے لئے جہاں آپ یہ دعا کریں کہ اس مسجد کی تکمیل جلدی ہو جائے اور اس کیلئے کوشش بھی کریں، وہاں یہ دونوں قسم کے حقوق بھی ادا کرنے کیلئے اپنے آپ کو پہلے سے بڑھ کر تیار کرنا شروع کر دیں۔ اور ہر اینٹ جو مسجد کی رکھی جائے اس پہ یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کے ایمان کی دیواریں بھی مزید مضبوط تر ہوتی چلی جانی چاہئیں اور اس طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ ہم نے اللہ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

اللہ کرے کہ اس مسجد کی تکمیل جلد ہو اور پھر انشاء اللہ جب اس کا افتتاح ہو تو اس وقت آپ میں سے ہر ایک جہاں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا ہو وہاں ارد گرد کی مخلوق اور آپ کے جو ہمسائے ہیں ان کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور عمومی طور پر ہر انسان کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

روایتاً دعا تو جب بنیاد رکھی جاتی ہے تو عموماً وہاں ہوتی ہے لیکن کیونکہ رسمی مجلس یہاں بھی ہو رہی ہے اس لئے اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3؍نومبر 2017)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30؍دسمبر 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ ڈیبا نا عبداللہ جو احمد رییسی صاحب کی بیٹی ہیں، کا ہے، یہ عزیزم رضوان احمد سمیع ابن مکرم عبد السمیع صاحب (فرینکفرٹ جرمنی) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل عبدالرحمٰن شافعی صاحب ہیں۔

حضور انور نے لڑکی کے والد صاحب سے انگریزی میں اور لڑکے سے اردو میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

The second Nikah is of Sabriah Sahiba daughter of Zohdi Abu Arar Sahib.

یہ نکاح عکرمہ نجمی صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عکرمہ نجمی صاحب کو اردو آتی ہے اتنی کہ سمجھ جاتے ہیں اس لئے مَیں اردو میں پڑھوں گا اور عکرمہ نجمی صاحب کا یہ ماشاء اللہ چوتھا نکاح ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عکرمہ نجمی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

So I think people should learn the secret of keeping four wives from you, and all are living harmoniously.(ماشاءاللہ)

There should be one speech on Jalsa Salana on the topic of How to keep more then one wife and all living amicably and harmoniously.(ماشاءاللہ)

لڑکی بیوہ ہیں، ان کے مرحوم بھائی کی اہلیہ ہیں اور اس لحاظ سے عکرمہ صاحب ان سے شادی کر کے بڑی قربانی کر رہے ہیں۔ کیونکہ بچی کے والدین احمدی نہیں ہیں، دوسرا خاندان سارا لڑکی کی طرف کا احمدی نہیں اور بھائی کے بچے جو ہیں ان کو احمدیت میں رکھنے کے لئے زیادہ تر یہ قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے۔ لڑکی کے وکیل عبدالمومن طاہر صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 29؍ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
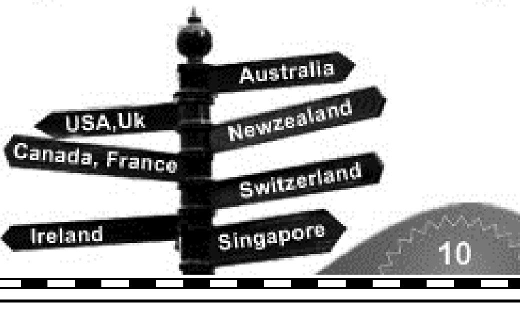

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ہونا چاہئے

یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے

نیکی کیا چیز ہے؟ حقیقی نیکی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیکی بجالانے کیلئے خدا تعالیٰ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس ایمان کے معیار کو کس طرح ہمیں بڑھانا چاہئے؟ کن ذریعوں سے نیکی کی جاتی ہے؟ نیکی کے کون کون سے مختلف پہلو ہیں؟ کتنی قسم کی نیکیاں ہیں؟ ایک مومن کو اپنی نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟

نیکیوں کی حقیقت، اس کی حکمت اور اس کی روح کے متعلق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے پُرمعارف بیان

مکرم حامد مقصود عاطف صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم علی سعیدی موسیٰ صاحب (سابق امیر جماعت تنزانیہ)

اور مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ (آف ربوہ) کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27راکتوبر 2017ء بمطابق 27راخاء 1396ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرة:149) ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (البیّنۃ:8) یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو بہترین مخلوق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے مختصراً ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 15، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس آیت کے حوالے سے آپ نے فرمایا۔ پس اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ہی ایک مسلمان کو، ایک مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری رہنمائی کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اس بارے میں ارشادات فرمائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ نیکی کیا چیز ہے؟ حقیقی نیکی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیکی بجالانے کے لئے خدا تعالیٰ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس ایمان کے معیار کو ہمیں کس طرح بڑھانا چاہئے؟ کن ذریعوں سے نیکی کی جاتی ہے؟ نیکی کے کون کون سے مختلف پہلو ہیں؟ کتنی قسم کی نیکیاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو کس طرح نوازتا ہے؟ پھر یہ بھی آپ نے بیان فرمایا کہ جائز چیزوں کا بھی اعتدال کی حد تک کرنا نیکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرو تو پھر نیکی میں کمی کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہ ایک مومن کو اپنی نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ غرض کہ آپ نے نیکیوں کی حکمت، اس کی حقیقت اور اس کی روح کے مضمون کو مختلف موقعوں پر مختلف زاویوں سے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس وقت مَیں اس بارے میں آپ کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نیکی کیا چیز ہے اور یہ بھی کہ بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنا دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔‘‘ (اسلام کی حقیقت معلوم کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں اس کے لئے ایک زینہ ہیں۔) ’’لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے‘‘ فرمایا کہ ’’شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا ہے۔ اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی‘‘۔ (امیر آدمی ہے یا کسی کے گھر میں رات کو کھانا زیادہ پک گیا۔ روٹی زیادہ پک گئی) ’’صبح کو باسی بچ رہی۔‘‘ (کھائی نہیں گئی۔ رات کو بچ گئی اور اگلے دن) فرمایا کہ ’’عین کھانے کے وقت کہ اسکے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں ابھی ایک لقمہ نہیں لیا کہ دروازے پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی‘‘ (تو اس کھانے والے نے) ’’کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔‘‘ (کل کی جو بچی ہوئی روٹی تھی وہ دے دو۔ حالانکہ اپنے سامنے تازہ کھانا پکا ہوا ہے۔) فرمایا کہ ’’کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعّم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر:9)‘‘ (فرمایا کہ) ’’یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ (یعنی اچھا طعام اس کو کہا جاتا ہے جو پسندیدہ کھانا ہو) ’’سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا‘‘ (ایک دن کا پرانا کھانا ہے جس کو خود پسند نہیں کرتے وہ کھانا عربی میں طعام نہیں کہلاتا۔ فرمایا کہ ’’الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا اور لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے۔‘‘ (پلیٹ میں کھا رہے ہو۔ تمہارے سامنے پڑا ہے رکھا ہوا ہے۔ ’’کھانا شروع نہیں کیا۔ فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے‘‘۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 75، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ابھی تازہ کھانا سامنے پڑا ہے اور اگر کوئی مانگنے والا آتا ہے، غریب آدمی آتا ہے اور وہ اس کو دے دیتے ہو تو یہ نیکی ہے۔ نہ یہ کہ اچھا میں تو تازہ کھانا کھاتا ہوں اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ کل کا جو بچا ہوا کھانا تھا وہ تم اس کو دے دو۔ تو اس حد تک گہرائی میں انسان جائے تو تبھی وہ حقیقی نیکی کو پا سکتا ہے۔ پس حقیقی نیکی کرنے کی کوشش ہونی چاہئے اور یہ نیکی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ یہ نیکی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو کیونکہ مجازی حُکّام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہو اور ایمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے۔ بظاہر جو حُکّام ہیں، بظاہر جو حکومت ہے، ادارے ہیں ان کو تو انسان کے اندر کا نہیں پتا کہ کیا چیز ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو پتا ہے اور یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتا ہے۔ ہر چیز کا علم ہے۔ وہ غیب کا علم رکھتا ہے) فرمایا ’’اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کیلئے اس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خَلوت میں اور جَلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔‘‘ (بعض دفعہ انسان چُھپ کے کام کر رہا ہوتا ہے۔ مختلف جگہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف حالتوں میں ہے اور اس کو پتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے بظاہر کوئی اس کو دیکھ نہیں رہا۔ اس کو ہر چیز کا پتا ہے اس لئے خوف بھی نہیں ہے اور اس خوف نہ ہونے کی وجہ سے وہ غلط کام کر جاتا ہے۔ اس لئے اگر حقیقی نیکی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑا ضروری ہے) فرمایا ’’پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 313، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں۔ پس یہ ایمان اگر ہو، اس معیار کا ایمان ہو، ہر وقت اللہ تعالیٰ یاد رہے تو تبھی انسان حقیقی نیکی کر سکتا ہے۔

پھر حقیقی نیکی کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا‘‘۔ چوری نہیں کی۔ غصب نہیں کیا۔ غلط طریقے سے کمائی نہیں کی۔ تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔) فرمایا کہ ’’نقب زنی نہیں کی‘‘ (اگر کوئی کہتا ہے) ’’چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں‘‘۔ (یہ کہہ دینا مَیں بدی نہیں کرتا بڑا نیک ہوں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔) ’’جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق ووفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔‘‘ کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی نیکی نہیں کی، کوئی قربانی نہیں دی۔ باوجود اس کے کہ بہت ساری دوسری برائیاں انہوں نے نہیں کیں۔) فرمایا کہ اس انسان نے ’’یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی‘‘۔ (اگر اللہ تعالیٰ کا حق

ادانہیں کیا اور بندوں کا حق ادانہیں کیا)’’اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔‘‘ (بیشک بہت ساری برائیاں اس نے نہیں کیں لیکن اگر اللہ کا حق ادانہیں کیا اور انسان کی خدمت نہیں کی، اس کا حق ادانہیں کیا تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔) فرمایا کہ’’پس جاہل ہوگا وہ شخص جو اِن باتوں کو پیش کر کے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 241 تا 242، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بارے میں مزید آپ فرماتے ہیں کہ’’یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ وہ زنا نہیں کرتا یا اس نے خون نہیں کیا، چوری نہیں کی۔ یہ کوئی فضیلت ہے کہ برے کاموں سے بچنے کا فخر حاصل کرتا ہے؟‘‘ (یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ مَیں نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔) فرمایا کہ’’دراصل وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گا تو ہاتھ کاٹا جاوے گا۔‘‘ فرمایا کہ’’موجودہ قانون کی رُو سے زندان میں جاوے گا۔‘‘ (چوری کرے گا پکڑا جائے گا تو جیل ہوگی سزا ملے گی۔ تو یہ کوئی کمال تو نہیں ہے۔ یہ تو سزا کا خوف ہے۔) پھر فرمایا کہ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔‘‘ (اسلام کی تعلیم کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرو۔ اپنی روحانی زندگی کو بہتر بناؤ۔ اگر صرف بدیاں چھوڑ دیں تو روحانی زندگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ روحانی زندگی کو اختیار کرنے کے لئے بدیاں چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرنی ضروری ہیں۔ ورنہ فرمایا کہ روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر وہ مردہ ہو جائے گا۔) فرمایا کہ’’نیکیاں بطور غذا کے ہیں جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 371 تا 372، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور یہ حالت ایمان میں بڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کا معیار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ معیار تبھی حاصل ہوگا جب انسان کا ظاہر و باطن بھی ایک ہو صرف ظاہری ایمان نہ ہو بلکہ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک زہر نقصان کرتا ہے۔ انسان کھالے تو وہ اس سے مر سکتا ہے۔ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک سانپ کے سوراخ میں اگر انسان ہاتھ ڈالے تو اگر سانپ اندر ہے تو ڈس سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین ہونا چاہئے کہ اگر میں برائیاں کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے مجھے سزا ملے گی۔ اور نیکیاں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر دیتا ہی ہے۔ انسان کے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا اظہار ہو رہا ہو۔ ہر وقت یہ احساس ہو کہ خدا تعالیٰ میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ’’دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے وہ زمین پر فرشتے کی طرح چلتا ہے‘‘ (جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے۔ جو دل میں ہے وہ ظاہر ہے تو پھر اس کی نیکی کا معیار ایسا ہو گیا کہ وہ فرشتہ بن گیا۔) فرمایا کہ’’دہریہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وہ حسن اخلاق کو پا سکے۔‘‘ (ایک دہریہ جو خدا کو نہیں مانتا بیشک اس کے اخلاق اچھے ہیں لیکن وہ اس معیار کو نہیں پہنچ سکتا۔ کہیں نہ کہیں اس کے دل میں ایسی بات آ جائے گی جو کھوٹ پیدا کرنے والی ہے۔ ہو سکتا ہے برائیوں سے رک جائے۔ بعض بنیادی اخلاق بھی دکھا دے لیکن پھر بھی نیکیوں میں اس کی حالت کمزور ہی رہے گی۔) فرمایا کہ’’تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکنیا کی قاتل ہے‘‘۔ (زہر کا نام ہے)’’تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو منہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 313 تا 314، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایمان کے قوی ہونے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:’’یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ (انسان یہ یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ عالم الغیب ہے اور ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے تو فرمایا کہ پھر اس طرح ایک عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خودبخود بہتر اعمال ہونے لگ جاتے ہیں۔ برائیوں کے بجائے نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔) فرمایا کہ’’خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔‘‘ (یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف خدا پر ایمان ہے دوسری طرف گناہ کر رہا ہو)’’کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پھر وہ گناہ جو اُن اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے؟ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنّہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔‘‘ (بدنظری سے نہیں دیکھتا۔ اگر کوئی چیز دیکھتا بھی ہے تو برائی کی نظر سے کسی چیز کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا’’کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔‘‘ (یعنی وہ جو حرص اور گندگی کی نظر ہے، حرص کی نظر ہے یا کسی چیز کو دیکھنے کے بعد گندی نظر ہے یا ناجائز خواہشات کی نظر ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔) فرمایا’’وہ کان رکھتا ہے مگر بہرا ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اسکی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔‘‘ فرمایا کہ’’یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔‘‘ (یہ ساری حالتیں اس وقت پیدا ہوں گی جب اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہو)’’اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے‘‘ فرمایا کہ’’یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہئے۔‘‘ (یہ ٹارگٹ ہے ہمارا۔ یہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کی گندگی کو اپنے ذہنوں سے، اپنے دماغوں سے، اپنی آنکھوں سے، اپنے کانوں سے نکالنا بھی ہے اور سننے سے بچنا بھی ہے۔) فرمایا’’اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے اور اطمینانِ کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمانِ کامل کی ضرورت ہے۔‘‘ فرمایا کہ’’پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 244 تا 245، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ ہے وہ ٹارگٹ جو آپ نے ہمیں دیا کہ سچا ایمان حاصل ہوگا تو نیک اعمال بھی صادر ہوں گے اور تبھی فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَات کے گروہ میں ہم شامل ہوں گے اور تبھی خَیۡرُ الۡبَرِیَّہ میں ہمارا شمار ہوگا۔ پھر نیکی کے پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:’’انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترکِ شر۔ دوسرا افاضۂ خیر‘‘۔ (شر کو چھوڑنا ٹھیک ہے ایک نیکی ہے یہ ایک پہلو ہے اور دوسرا پہلو ہے نیکی کرنا۔) فرمایا کہ’’ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا۔‘‘ (جب صرف ترک شر کرنا ہے تو یہ کامل نہیں ہے اس ایمان میں ابھی کمزوری ہے)’’جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے‘‘۔ نیکی کرے۔ دوسروں کو نفع پہنچائے تب کامل ایمان ہوتا ہے۔ فرمایا’’اس سے پتا لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا‘‘ (اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا پتا کرنے کے لئے انسان کو ہمیشہ قرآن کریم کو بھی پڑھتے رہنا چاہئے۔ اس کے احکامات کو پڑھتے رہنا چاہئے۔) فرمایا کہ’’دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک (لوگ) ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ پھر کیوں اَحکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے؟ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اُس پر ایمان نہیں ہے؟‘‘ (ایمان میں کمزوری ہے اس لئے ورنہ تو حکومتوں کے قانون سے کیوں ڈرتے ہو۔) فرمایا’’یہی ایک باعث ہے‘‘۔ جو برائیاں سرزد ہوتی ہیں، جو نیکیاں نہیں ہوتیں۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ یہ کمزوریاں اس وقت ہوتی ہیں جب ایمان میں کمزوری ہو۔ انسان اللہ تعالیٰ کو علیم خبیر اور عالم الغیب اعتقادی طور پر تو سمجھتا ہے لیکن عملاً اس کی نفی ہو رہی ہوتی ہے اور اسی لئے بہت سی برائیاں انسان کر جاتا ہے اور بہت ساری نیکیوں کی اس کو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے توفیق نہیں ملتی۔ پھر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد بدنی بدیوں سے بچنے کے ذریعہ کی بھی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ’’الغرض بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ اُن راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں‘‘۔ (پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور پھر ان راستوں کی تلاش، ان نیکیوں کی تلاش جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے، انبیاء صلحاء جو کرتے ہیں ان کو اختیار کرو۔)’’وہ ایک ہی راہ ہے جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتا یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟‘‘ فرمایا کہ’’پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلّی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔‘‘ اپنے قریبیوں کے دشمنوں کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ’’اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اسکے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی جمالی تجلی ہوتی ہے تو ایک تو نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بدی کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی اور پھر ایک سکینت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہے نیک لوگوں کا عمل جو ہمارے سامنے نمونہ ہے جس کو آپ نے کہا ہے اس کو دیکھو۔ انبیاء کے نمونے کو دیکھو) فرمایا کہ’’جس نیکی کو دوسرے لوگ بڑی مشقت اور بوجھ سمجھ کر کرتے ہیں یہ ایک لذّت اور سرور کے ساتھ اس کو کرنے کی طرف دوڑتا ہے‘‘۔ (یعنی جو اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے)’’جیسے لذیذ چیز بچہ بھی شوق سے کھا لیتا ہے اسی طرح جب خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کی پاک روح اس پر اترتی ہے پھر نیکیاں ایک لذیذ اور خوشبودار شربت کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ بدی کے تصور سے بھی اس کی روح کانپ جاتی ہے‘‘ فرمایا کہ’’یہ امور اس قسم کے ہیں کہ ہم ان کو الفاظ کے پیرایہ میں پورے طور سے ادا نہیں کر سکتے‘‘۔ (ایک عجیب دل کی کیفیت ہوتی ہے دل کا سرور ہوتا ہے جن کو الفاظ کا جامہ پہنانا بہت مشکل ہے) فرمایا کہ’’کیونکہ یہ قلب کی حالتیں ہوتی ہیں‘‘ (یہ دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔)’’محسوس کرنے سے ہی ان کا ٹھیک پتا لگتا ہے۔ اس وقت تازہ بتازہ انوار

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

اس کو ملتے ہیں۔ انسان صرف اس بات پر ہی ناز نہ کرے اور اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقّت پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ (یہ کوئی بات نہیں کہ نماز میں کبھی کبھی رو لئے۔ رقّت پیدا ہو گئی۔ دل نرم ہو گیا۔ اسی کو اپنی ترقی کی انتہا نہ سمجھو۔ فرمایا کہ ’’یہ رقّت عارضی ہوتی ہے۔‘‘ (یہ رقّت پیدا ہونے کی مثال آپ دیتے ہیں کہ) ’’انسان اکثر دفعہ ناول پڑھتا ہے اور اس کے دردانگیز حصے پر پہنچ کر بے اختیار رو پڑتا ہے۔‘‘ (بہت سارے لوگ ہیں جو ناول پڑھ رہے ہوتے ہیں اور رونے لگ جاتے ہیں۔ اس میں بعض ایسی کہانیاں آ جاتی ہیں قصے واقعات آ جاتے ہیں) فرمایا کہ ’’حالانکہ وہ صاف جانتا ہے کہ یہ ایک جھوٹی اور فرضی کہانی ہے‘‘ (لیکن اس کے باوجود وہ پڑھتا ہے) ’’پس اگر محض رو پڑنا یا رقّت کا پیدا ہو جانا ہی حقیقی سرور اور لذّت کی جڑ ہوتی ہے تو آج یورپ سے بڑھ کر کوئی بھی روحانی لذت حاصل کرنے والا نہ ہوتا‘‘ (کیونکہ یہاں تو ذرا ذرا سی بات پر جذباتی ہو کر رونے لگ جاتے ہیں) فرمایا ’’کیونکہ ہزارہا ناول شائع ہوتے اور لاکھوں کروڑوں انسان پڑھ کر روتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 238 تا 240، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) کہانیاں پڑھ کے روتے ہیں۔ ڈرامے دیکھ کے رونے لگ جاتے ہیں۔ بعض ویسے ہی اپنے اور دوسرے کے واقعات بیان کر رہے ہوتے ہیں اور بڑے جذباتی ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی روحانیت کی ترقی نہیں ہے۔ روحانیت کی ترقی تبھی ہے جب بدیوں سے پورے طور پر انسان بچے اور نیکیوں کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اختیار کرے۔

پھر نیکیوں کے حصوں کی وضاحت آپ نے فرمائی۔ پہلے دو پہلو تھے شر کو چھوڑنا اور نیکی کرنا اب اس کے دو حصے بیان فرمائے۔ فرمایا کہ ’’انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض۔ دوسرے نوافل۔‘‘ (دو حصے ہیں نیکی کے، ایک فرض نیکی ہے، ایک نفل نیکی ہے) ’’فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا‘‘۔ (فرمایا کسی سے قرض لیا تو قرضے کا اتارنا یہ انسان کا فرض ہے) یا نیکی کے مقابل نیکی‘‘ (کرنا یہ تو فرض ہے) ’’ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔‘‘ (جو زائد ہو وہ نیکی ہے) ’’یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں‘‘۔ (کسی نے احسان کیا اسکے احسان کا بدلہ اتارا بلکہ اس سے بڑھ کر اتارا تو یہ نفل ہو جائے گا) ’’یہ بطور مکملات اور متمّمات فرائض کے ہیں۔‘‘ (ان سے فرائض مکمل ہوتے ہیں اور اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔) حدیث بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ (آپ نے حدیث بیان فرمائی تھی اس کی تفسیر فرما رہے ہیں کہ اولیاء اللہ جو ہیں ان کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے) ’’مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اَور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ مَیں اسکے ہاتھ پاؤں وغیرہ (یہ حدیث میں آیا ہے کہ میں ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ) حتی کہ اسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 13 تا 14، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب انسان ایمان میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین میں بڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیک اعمال بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مزید نیکیوں کی بھی توفیق دیتا ہے اور نوازتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں مَیں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوّے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر (چڑھ کے) چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔‘‘ (مسلسل کئی دن بارش ہوتی رہی۔ وہ اپنی چھت پہ چڑھ گیا اور وہاں جا کے چڑیوں کو، پرندوں کو دانے ڈال رہا تھا۔ ’’کسی بزرگ نے‘‘ (قریب کوئی ہمسائے میں کوئی مسلمان بزرگ تھا اس نے) ’’پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تُو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے۔ چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس (بزرگ) نے کہا کہ تُو عبث حرکت کرتا ہے‘‘ (فضول۔ اس کا تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔) ’’تُو کافر ہے۔ تجھے اجر کہاں؟‘‘۔ (تجھے اس کا کیا اجر ملے گا۔ تجھے کیا ثواب ملنا ہے۔ تم تو کافر ہو۔) ’’بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔‘‘ (اسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر تو یقین تھا۔ بہرحال اس کی ایک نیک فطرت تھی۔ دل کی آواز تھی۔ اس نے کہا مجھے اجر ملے گا۔ وہ) ’’بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں حج کو گیا تو دُور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے‘‘ (وہی چڑیوں کو دانہ ڈالنے والا جو آتش پرست تھا وہ حج پہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔) ’’اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا۔‘‘ (میں اس سے کوئی سوال کرتا پہلے وہ بولا کہ) ’’کیا میرا دانہ ڈالنا ضائع گیا یا اُن کا عوض ملا؟‘‘ آج مسلمان ہو کے جو مَیں حج کر رہا ہوں یہ اجر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پرندوں کو دانہ ڈالنے کا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَیں نے اپنے کفر کے زمانے میں بہت سے صدقات کئے ہیں۔ کیا اُن کا اجر مجھے ملے گا؟‘‘ (جب میں کافر تھا بڑے صدقات کیا کرتا تھا۔ نیکیاں کرنے کی کوشش کرتا تھا مجھے اجر ملے گا۔) ’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔‘‘ ان صدقات کا ہی بدلہ تجھے ملا ہے جو تو آج مسلمان ہو گیا۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 74 تا 75، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ جائز چیزوں کو بھی حدّ اعتدال کے اندر رکھنا چاہئے اور یہی نیکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذّات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِّ اعتدال سے زیادہ نہ لے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھتا ہے ورنہ یہ لذّات دنیا کی اس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو۔‘‘ (اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں لذّات دی ہیں لیکن اس لئے کہ ان سے انسان میں طاقت پیدا ہو اور انسان اللہ تعالیٰ کے جو فرائض ہیں وہ بھی ادا کر سکے۔ کھاتے ہوئے یہ بھی نظریہ ہونا چاہئے کہ صحت کمزور نہ ہو۔ فرمایا کہ ’’اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکّہ والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دَم دلا دیتے ہیں‘‘ (ٹھہر جاتے ہیں) ’’اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تا کہ اس کی پچھلی تھکان دور ہو جاوے تو‘‘ (فرمایا کہ) ’’انبیاء نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح ہے۔‘‘ (انبیاء بھی کھاتے پیتے ہیں۔ جو دنیاوی چیزیں ہیں اس سے ان کو بھی حظ ملتا ہے۔ سکون ملتا ہے۔ شادی بیاہ ہے۔ اولاد ہے۔ کھانا پینا ہے دنیاوی چیزیں ہیں۔ یہ سب چیزیں انبیاء بھی ان کا استعمال کرتے ہیں۔ فرمایا کہ انہوں نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح کا ہے) ’’کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا۔ اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 374 تا 375، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (تو جس طرح ایک گھوڑے والا، ٹانگے والا اپنے گھوڑے کو تازہ دم رکھنے کے لئے کھلاتا پلاتا ہے اسی طرح جو انبیاء ہیں وہ اگر کھاتے پیتے ہیں یا اچھی چیزیں استعمال کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ دنیا کی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی نے اعتراض کیا اور حضرت خلیفہ اوّل سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ بھی کھا لیتے ہیں؟ اعتراض کرنیوالے نے کہا سنا ہے مرزا صاحب پلاؤ کھاتے ہیں؟ حضرت خلیفہ اوّل نے کہا کہ میں نے تو کہیں نہیں پڑھا، نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہ اچھا کھانا کھانا نبیوں کو جائز نہیں۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 5 صفحہ 48 روایات حضرت نظام الدین صاحب ٹیلرؓ)۔ کھاتے ہیں تو کیا ہو گیا۔ تو اس قسم کے بھی لوگوں کے اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف کڑوے کھانے کھانا ہی بڑی بزرگی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اسی سنّت پہ ہمیں چلنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ آپ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا میں اچھا کھانا بھی کھاتا ہوں۔ میں اچھے کپڑے بھی پہنتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ میری اولاد بھی ہے۔ میں سوتا بھی ہوں۔ میں عبادت بھی کرتا ہوں۔ پس یہ میری سنت ہے جس پر تمہیں چلنا چاہئے۔

(تفسیر الدر المنثور، جلد 3، صفحہ 131 تفسیر سورۃ المائدۃ 78 تا 88 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

بہرحال آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’انبیاء کا یہ دستور نہ تھا کہ اس میں ہی منہمک ہو جاتے۔‘‘ (یعنی دنیاوی چیزوں میں منہمک نہیں ہوتے۔) ’’انہماک بیشک ایک زہر ہے۔ ایک بدقماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کھلتیں۔‘‘ (ایک بدقماش آدمی تو دنیاوی نظر سے کھاتا پیتا اور وہ دنیاداری کے سب کام کر رہا ہوتا ہے لیکن ایک صالح آدمی نہیں۔ اگر وہ اس طرح کرے گا تو پھر خدا کی راہیں اس پہ نہیں کھلیں گی۔) فرمایا کہ ’’جو خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِعۡدِلُوۡا ھُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی (المائدۃ:9)‘‘ فرمایا کہ ’’تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی گناہ نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے۔ چوری نہ کرے۔ بلکہ جائز امور میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 375، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جو جائز چیزیں ہیں ان میں اعتدال رکھنا یہ بھی تقویٰ ہے اور یہ بھی نیکی ہے۔ اپنی تعلیم کے اس حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حُکّام کے ساتھ نیکی کیا ہے؟ اور عام تعلقات اور جو عزیزوں سے تعلقات ہیں اس میں نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حُکّام کی سچی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں۔‘‘ (حکومت اور گورنمنٹ کی بھی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے شہریوں کے صحیح طرح فرائض ادا کر رہے ہیں۔) فرمایا کہ ’’جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔‘‘ فرمایا ’’البتہ جو متقی نہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔‘‘ (نیک برتاؤ کرنا ہے کرو۔ لیکن نیکی کا یہ مطلب نہیں کہ جو ہمارے مخالف ہیں اور ہمارے پہ فتوے لگانے والے ہیں، بدعات میں گرفتار ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگ جاؤ۔ وہ نہیں پڑھنیں۔) فرمایا کہ ’’تاہم ان سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہئے۔‘‘ (لیکن نیک سلوک ان سے بہرحال کرنا ہے۔ جتنے مرضی ہمارے مخالف ہوں۔) فرمایا کہ ’’ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ جو دنیا میں کسی سے نیکی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نہیں کرسکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔ اس لئے سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہئے۔ ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ جس طرح پر طبیب ہر مریض کی خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا کوئی ہو سب کی تشخیص اور علاج کرتا ہے۔ اسی طرح پر نیکی کرنے میں عام اصولوں کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔'' فرمایا ''اگر کوئی یہ کہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کفّار کو قتل کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے بسبب بلا وجہ قتل کرنے مسلمانوں کے مجرم ہو چکے تھے۔'' (مسلمانوں کو قتل کرتے تھے۔ ان پر ظلم کرتے تھے۔ ان کی سزا کے طور پر ان کو سزا دی گئی) ''ان کو جو سزا ملی مجرم ہونے کی حیثیت سے تھی۔ (اس لئے نہیں تھی کہ انہوں نے انکار کیا۔) ''محض انکار اگر سادگی سے ہو اور اس کے ساتھ شرارت اور ایذا رسانی نہ ہو تو وہ اس دنیا میں عذاب کا موجب نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 319 تا 320، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شِیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تِلوں میں ڈال کر تِل لگائے جاویں تو جس قدر تل اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکہ اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔'' (یہ بعض غیر احمدیوں کے نظریے ہیں کہ شیرا یا شہد کوئی میٹھی چیز لیں۔ ہاتھ ڈالو باہر نکالو باہر نکال کے تلوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالو اور جتنے تل ہاتھ کے ساتھ لگ جائیں اتنا تم دھوکہ دے سکتے ہو۔ اتنا دھوکہ دینا جائز ہے۔ اتنے لوگوں کے حقوق غصب کرنا جائز ہیں۔ فرمایا کہ یہ سب چیزیں انتہائی گناہ ہیں۔ یہ بالکل جائز نہیں۔ فرمایا کہ) ''ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔'' (یہی آجکل مسلمانوں کی حالت ہے۔) ''مگر مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرے کو محدود نہ کرو اور ہمدردی کے لئے اُس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل: 91) یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبتِ ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے۔ جیسے ماں اپنے بچّہ کی پرورش کرتی ہے۔ وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلہ کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تُو اپنے بچّہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی۔ تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اُس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 282 تا 283، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نیکیاں ایسی ہوں کہ دل سے ہر وقت نیکیوں کا خیال آتا رہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاءِ ذی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو ایتاءِ ذی القربیٰ۔ یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شئے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی۔''

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 283 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ ''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے۔ (سبحانہٗ تعالیٰ شانہٗ)''

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 284، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجا لانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کا جو مطمحِ نظر، جو ٹارگٹ ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اسے ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں چند جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محترم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب کا ہے جو 22؍اکتوبر کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے طاہر ہارٹ ربوہ میں 48 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبدالرحیم درد صاحب کے نواسے تھے۔ آپ کے والد پروفیسر مسعود احمد عاطف تھے جنہیں 1955ء سے لے کر 86ء تک تعلیم الاسلام کالج میں فزکس پڑھانے کا بھی موقع ملا۔ یہ مقصود عاطف صاحب مسعود عاطف صاحب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم تو ربوہ میں حاصل کی۔ پھر زندگی وقف کی جامعہ میں داخل ہوئے۔ 1991ء میں شاہد پاس کیا۔ پہلے تو ان کی خواہش تھی کہ فوج میں جائیں لیکن پھر ایک خواب کی بناء پر انہوں نے کالج چھوڑ کر جامعہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی بن کے نکلے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اور تینوں بچے ان کے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چھوٹا بیٹا واصف حامد مدرسۃ الحفظ میں قرآن کریم حفظ کر رہا ہے۔

مقصود عاطف صاحب 1991ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے۔ پھر پاکستان میں مختلف شہروں میں ان کی تقرری ہوئی۔ اس کے بعد فرنچ زبان سیکھنے کے لئے انہوں نے اسلام آباد میں نمل یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور پھر مئی 1997ء میں آئیوری کوسٹ میں ان کو بطور مبلغ بھجوایا گیا۔ 2002ء تک آئیوری کوسٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 2016ء تک برکینا فاسو میں خدمت کی توفیق پائی اور پھر گردے کی تکلیف کی وجہ سے واپس پاکستان بلا لئے گئے۔ آپ کی اہلیہ کہتی ہیں کہ جب میں آئیوری کوسٹ گئی ہوں تو بڑی محنت سے مجھے فرنچ سکھائی تا کہ میرے روزمرہ کے معمولات اور لوگوں سے ڈیلنگ (dealing) آسان رہے اور لجنہ کی تربیت میں بھی ممد ثابت ہو۔ اکثر لکھنے والے ان کے ساتھیوں نے یہی لکھا ہے کہ بڑے ہنس مکھ تھے۔ بے تکلف تھے۔ ذہین بھی تھے۔ مزاح کی حس رکھنے والے تھے۔ بڑوں کا اور اپنے ساتھیوں کا ادب واحترام کرنے والے تھے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ان میں بہت زیادہ تھی اور بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ علی سعیدی موسیٰ صاحب سابق امیر جماعت تنزانیہ کا ہے جو 30؍ستمبر کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1950ء کو چٹانڈی (Chitandi) تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے 1980ء میں دارالسلام یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ اکنامکس میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ پھر 1980ء میں ایگریکلچرل اکنامکس کی ڈگری حاصل کی۔ مختلف حکومتی عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو قرآن کریم کا یاؤ (Yao) زبان میں ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن اپنی حکومتی مصروفیات کی وجہ سے اور دیگر کاموں کی وجہ سے انہوں نے بڑی دیر لگا دی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ اس رفتار سے ترجمہ میں کم از کم تیس سال لگ جائیں گے اور بڑا فکر کا اظہار کیا۔ بہرحال یہ ارشاد سن کر علی سعیدی صاحب بڑے جذباتی ہوئے اور انہوں نے عہد کیا کہ میں جلدی قرآن کریم کا ترجمہ کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سارے کام چھوڑ کے ساری توجہ قرآن کریم کے ترجمہ پر دی اور پانچ سال میں یہ ترجمہ مکمل کر لیا۔ 2006ء میں تنزانیہ کی جماعت کا امیر مقرر کیا گیا اور برونڈی اور موزمبیق اور ملاوی کی جماعتیں بھی آپ کی نگرانی میں تھیں۔ ان کی امارت میں جماعت نے وہاں سیکنڈری سکول کا اجراء بھی کیا اور جماعت نے ایک بڑا رقبہ زمین کا بھی حاصل کیا۔ بڑے مخلص فدائی اور باوفا نیک انسان تھے۔ خلافت سے گہرا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اور تیسرا جنازہ مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ گرمولہ ورکاں حال ربوہ کا ہے جو 16 اور 17؍اکتوبر کی درمیانی شب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ مومن طاہر صاحب جو ہمارے عربی ڈیسک کے انچارج ہیں ان کی والدہ تھیں۔ ان کا سب سے نمایاں وصف توحید سے بے پناہ محبت اور شرک و بدعت سے شدید نفرت تھی۔ توکّل اور غرباء پروری، اپنی نیکی کو چھپانا، بڑی عاجزی انکساری والی طبیعت تھی۔ ان کے دادا حضرت میاں عطاء اللہ صاحب صحابی تھے اور مولانا برہان الدین صاحب کے ذریعہ سے انہوں نے قادیان آ کر بیعت کی تھی۔ قرآن کریم پڑھانے کا ان کو بہت شوق تھا۔ درست پڑھنے اور پڑھانے کا شوق تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی کہ بڑی عمر کی ناخواندہ خواتین کو بھی قرآن شریف سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تو بعض ستّر ستّر سال کی اَن پڑھ عورتوں نے بھی ان سے قرآن کریم پڑھنا سیکھا بلکہ بعض نے ترجمہ بھی سیکھ لیا۔ غیر احمدی عورتیں اور بچیاں بھی آپ سے قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ بہت سی بچیوں نے لجنہ کے نصاب کی کتابیں پڑھ کر آپ سے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ نظمیں بڑی یاد تھیں اور کلام محمود، درّ عدن اور درّثمین وغیرہ کے بہت سارے شعر یاد تھے۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ محمود کی آمین والی نظم تو اکثر بڑے درد سے پڑھتی تھیں اور آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ اسی طرح بدعات کے خلاف انہوں نے اپنے گاؤں میں بڑا کام کیا۔ کمزور ایمان عورتیں جن کو ٹونے ٹوٹکوں کی بعض دفعہ عادت تھی یا کرواتی تھیں تو بڑا لمبا جہاد کر کے ان سے یہ عادت ہٹوائی اور ان کو صحیح مومنہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ نمازیں بڑے سوز سے پڑھتی تھیں۔ تلاوت قرآن کریم باقاعدہ کرنے والی اور موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے چھ بیٹے تھے۔ ان کے چار بچے وقف ہیں۔ ایک تو مومن صاحب میں نے بتایا۔ باقی بچے بھی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو سب عزیزوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

''مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم رانح مصطفیٰ صاحب (1)

مکرم رانح مصطفی محمود محمد یحییٰ صاحب کا تعلق مصر سے ہے۔ ان کی پیدائش سعودی عرب میں 1985ء میں ہوئی اور انہیں 2013ء میں بفضلہٖ تعالیٰ امام الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے ایمان افروز سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

میرے والدین کام کے سلسلہ میں سعودی عرب میں رہائش پذیر تھے۔ میری پیدائش بھی سعودی عرب میں ہوئی اور بارہ سال کی عمر تک مَیں وہیں رہا۔ یہ عرصہ میں نے ایک ایسے معاشرے میں گزارا جس میں نسلی امتیاز عروج پر تھا۔ اسکول میں میرا کوئی دوست نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں مصری تھا اور باقی سب سعودی۔ باوجود اس کے کہ میں ان کی ہی زبان بولتا تھا، ان کے ہی دینی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور پڑھائی میں بھی ان سے زیادہ ہشیار نہ تھا پھر بھی مجھے علم نہ تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کیوں کرتے تھے؟ وہ مجھے ہر وقت اس بات کا احساس کیوں دلاتے رہتے تھے کہ میں ان سے ادنیٰ ہوں یا میں سعودی نہیں ہوں۔ وہ خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سمجھتے اور خیرِ اُمّت کا مصداق خیال کرتے اور اس زعم میں مبتلا تھے کہ وہ تو ازلی ابدی جنتی ہیں، نیز بغیر کسی علمی تفوّق کے خود کو علم وحکمت کے مینار سمجھتے تھے۔

مجھے اس تکبر کی کوئی وجہ سمجھ نہ آتی تھی۔ لیکن الحمد للہ کہ یہ مرحلہ گزر گیا اور میں مصر واپس آیا تو سکھ کا سانس لیا اور گزرے سالوں کی اس تلخی کو بھلانے کی کوشش کی۔

دیومالائی داستانیں!

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری سوچ بھی پختہ ہوتی گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ ہمارے مولوی حضرات جب آخری زمانے کی علامات کے بیان میں دجال اور دابۃ الارض وغیرہ جیسی دیگر علامات کے ذکر سے کتراتے ہیں اور اگر ان کا ذکر بھی کرتے ہیں تو اپنے موقف کی بے یقینی کی وجہ سے ان کی زبان لڑکھڑاتی ہے۔ مولویوں کی بیان کردہ دجّال کی شخصیت مجھے کارٹون فلموں کے غیر معمولی کرداروں کی طرح لگتی تھی، اور یہ بات کسی دیومالائی کہانی سے کم نہ تھی کہ ایک آنکھ والا لحیم وشحیم دجّال ہر چیز کو تہس نہس کرتا جاتا ہے۔ ایسے میں امام مہدی تلوار ہاتھ میں تھامے آسمان سے اڑتے ہوئے نازل ہوتا ہے اور ایک ہی وار میں اس دجّال کا کام تمام کر دیتا ہے جس کے آگے قبل ازیں دنیا کی تمام طاقتیں بے بس تھیں۔

یہ باتیں میری سمجھ سے باہر تھیں۔ لیکن مولوی حضرات ان امور کے بارہ میں یہ کہہ کر چپ کرا دیتے تھے کہ یہ سب کچھ ایسے ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

عیسائی یا مسلمان؟!

ایک بار میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ جب مسیح علیہ السلام بوقت رفع تو عیسائی تھے لیکن جب وہ نازل ہوں گے تو کیا وہ عیسائی ہوں گے یا مسلمان؟ کیونکہ اگر نازل ہوتے وقت بھی وہ عیسائی ہوئے تو مسلمانوں کو ان کے نزول کا کیا فائدہ ہوگا؟ اس نے کوئی معقول جواب دینے کی بجائے کوئی اور کہانی ہی سنا دی کہ امام مہدی پہلے آ کر عیسائیوں پر جزیہ فرض کر دیں گے اور مسیح علیہ السلام آ کر اس جزیہ کو ہٹا دے گا اور کئی اور قوانین میں تبدیلی کرے گا جس کے بعد مسلمان اور عیسائی ایک اُمّت واحدہ بن کر رہنے لگ جائیں گے۔ میں اس کی یہ باتیں سن کر ہکّا بکّا رہ گیا۔ میں نے کہا کہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت بن جائے گی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے یکساں ہوگی۔ یہ سن کر اس نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ دراصل ان تفاصیل کے بارہ میں علماء میں اختلاف ہے اور چونکہ ان تمام امور کا تعلق آخری زمانے سے ہے اس لئے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آخری زمانہ ابھی بہت دُور ہے۔

سلیمانؑ کا ہدہد

مجھے ابھی یہ بے سروپا کہانی ہضم نہ ہوئی تھی کہ ہمارے کورس کی درسی کتاب میں حضرت سلیمان، ان کے جنّوں اور ہُدہُد کا قصہ آ گیا۔ جنّوں کے بارہ میں تو پہلے ہی ہمارے معاشرے میں ایسی باتیں مشہور تھیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن اب ایک عجیب وغریب ہُدہُد کا بھی اضافہ ہو گیا تھا جو پرواز بھی کرتا تھا بلکہ القدس سے یمن تک بآسانی اڑ کر چلا جاتا تھا نیز انسانوں کی طرح بولتا بھی تھا۔ یہ کہانی سنتے ہی اچانک مجھے یاد آ گیا کہ میرے گھر کے پاس بھی تو ایک ہُدہُد کا گھونسلہ ہے۔ میں نے گھر آتے ہی ہُدہُد کو تلاش کیا، وہ اپنے گھونسلے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے بلانے کی بہت کوشش کی لیکن ہُدہُد صاحب مجھے ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہی رہے اور زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہ کیا۔ اگلے روز جب استاد نے دوبارہ ہُدہُد کا قصہ شروع کیا تو میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے عرض کیا کہ کل میں نے ہُدہُد سے بولنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ بولنے والا ہُدہُد جو سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تھا وہ آج کے ہُدہُد سے بہت مختلف اور بہت بڑا تھا اسی وجہ سے بہت دور دور تک اڑ کے پہنچ گیا۔ نیز اس میں ایک اور بھی خوبی تھی کہ وہ بول بھی سکتا تھا۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے کہا کہ میری ہمسائیگی میں رہنے والا ہُدہُد بھی اگر کچھ بڑا ہو جائے تو شاید یہ بھی باتیں کرنے لگ جائے گا!

معجزات کا زمانہ گزر گیا!

علاوہ ازیں مولوی صاحبان کا یہ منطق بھی میرے لئے ناقابلِ فہم تھا کہ معجزات کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب سابقہ زمانے کے معجزات میں سے کچھ ظاہر نہیں ہوگا۔ اس بارہ میں مولویوں کا بیان سن کر ایک عاقل اس نتیجہ پر پہنچتا تھا کہ خدا اپنے بندوں کے ہدایت پانے سے نعوذ باللہ مایوس ہو گیا ہے اور اس نے انہیں ان کے حال پر اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔ نعوذ باللہ نہ خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی پرواہ ہے نہ اپنے نبیؐ کی، نہ وہ اپنی قدرت کے ثبوت دیتا ہے نہ اپنی موجودگی کا احساس دلاتا ہے، اور یہ کائنات قبل ازیں تو معجزات سے بھری پڑی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ معجزات سے بھی لوگ ایمان نہیں لاتے لہٰذا اس نے اس طریق کو تبدیل کر دیا۔ حالانکہ آج کے زمانے میں مولویوں کی زبانی سنائے جانے والے پرانے معجزات میں سے اگر ایک بھی ظاہر ہو جائے تو شاید تمام دنیا کی نظریں اس کی طرف لگ جائیں گی اور نہ جانے کتنے لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جائے۔ مثلاً آج اگر کوئی ہُدہُد بولنا شروع کر دے اور ہوائی جہاز کی طرح ملک ملک کی اڑان بھر کے مولویوں کے شانہ بشانہ اسلام کی سچائی کا اظہار کرنا شروع کر دے تو کئی لوگ اس معجزے کو دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے اور پرانے مسلمانوں کے ایمان میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔

شروع میں میرا خیال تھا کہ مولوی حضرات کثرت صلوات کے ساتھ ساتھ درود شریف کے ورد بھی کرتے ہیں اور ان کی شدت پسندی دین سے گہری محبت کا نتیجہ ہے۔ لیکن بعد میں مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ تو کسی خیالی دنیا میں بسنے والی مخلوق ہے جسے علم وحکمت اور عرفان کی کمی کا سامنا ہے۔ خدا کی مدد ان سے دور ہوتی جارہی ہے۔ وہ فتح پانے کی بجائے ہزیمت خوردہ ہیں اور منصور ومؤیّد ہونے کی بجائے مغلوب ومقہور شخص کی مثال بن کے رہ گئے ہیں۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد میں کبھی بھی ان کے بیان کردہ معجزات کا قائل نہ ہو سکا۔ نہ ہی میں ہُدہُد کی فصیح بیانی سے متاثر ہوا، اور نہ ہی حضرت صالح کی اونٹنی کے پہاڑ سے پیدا ہونے کے معجزے کا قائل ہو سکا۔ نہ ہی کسی نبی کے ہواؤں میں اڑنے کا مجھے یقین آیا اور نہ ہی فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر کسی نبی کے نزول کی خبر کو میں درست تصور کر سکا۔

میدانِ صحافت میں

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں نے صحافت کا رخ کیا اور چونکہ میں نے آرٹس میں ڈگری حاصل کی تھی اس لئے مختلف جرائد میں آرٹ گیلیریز، سینیما، تھیٹر اور شو بز کے دیگر شعبوں کے بارہ میں ایک صفحہ لکھنے لگا۔ اس تجربہ میں میں نے دیکھا کہ کس طرح میڈیا لوگوں کے احساسات، خیالات، اور جذبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بعض صحافی راتوں رات اوجِ فلک پر پہنچنے کی دھن میں سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ بنا کر پیش کرنے میں مصروف تھے۔ ایسے میں اخلاق سوز حرکتوں کو بھی جائز سمجھا جاتا تھا، بلیک میلنگ اور گرے ہوئے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ میں نے یہ صورتحال دیکھی تو کبھی کبھی ایسے رویّوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بھی بنانے لگا۔ اس پر مجھے اپنے اخبار کی انتظامیہ کی طرف سے کہا گیا کہ تمہارے پاس تنقید کے شعبہ میں کوئی ڈگری نہیں ہے اس لئے اس بارہ میں لکھنے سے گریز کرو۔ مجھے ان کی یہ بات نہایت ناگوار گزری اور میں نے اس شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخلہ لے لیا۔ میں نے سینما، ٹی وی، تھیٹر، اور تجریدی آرٹ وغیرہ کے بارہ میں پڑھا اور پھر اس میدان کا شہ سوار بن کر تنقیدی آرٹیکلز لکھنے لگ گیا۔

انقلابِ مصر اور مولوی حضرات

25 جنوری 2011ء کو مصر میں آنے والے انقلاب کے وقت تقریباً تمام جرائد سے ہی آرٹ اور شو بز کے صفحات غائب ہو گئے اور سب ملکی حالات اور واقعات کے بارہ میں لکھنے لگ گئے۔ ان حالات میں ہماری حکومت اور عوام کی جانب سے جس ردّ عمل کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیلات بہت لمبی ہیں اور ان کے بارہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن میں اس کو چھوڑتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ ان حالات میں مجھے بہت کچھ سوچنے کا موقع ملا۔

اس عرصہ میں مَیں نے بہت ریسرچ کی، مختلف کتب، الیکٹرونک میڈیا اور ٹی وی چینلز کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو سیاسی کھیل ہماری حکومتیں کھیل رہی ہیں اور لوگوں پر مختلف طریق سے پابندیاں لگا کر ان کی آزادی سلب کر رہی ہیں، آج کل کے سوشل میڈیا کے زمانے میں یہ حکومتیں زیادہ دیر تک ایسی پابندیاں جاری نہیں رکھ سکیں گی اور اگلے آنے والے دنوں میں حالات مزید خراب ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں یہی کچھ ہوا۔

اسی طرح جب مَیں نے ان حالات کے بارہ میں مولوی حضرات کی باتیں سنیں تو وہ ایک نئی منطق پیش کر رہے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا جنگوں اور ٹکراؤ کے زمانے سے گزر کر سب کچھ کھو بیٹھے گی۔ پٹرول ختم ہو جائے گا اور ٹیکنالوجی ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ دنیا سب کچھ چھوڑ کر پتھر کے زمانے کے طور طریقے اپنانے پر مجبور ہو جائے گی۔ ایسے میں امام مہدی آئے گا اور تلوار سے ہی سب کو سیدھا کر دے گا۔ وہ اس کی مثال کے طور پر افغانستان اور پاکستان اور عراق وغیرہ کا نام لیتے تھے جہاں خانہ جنگی کی وجہ سے ترقئ معکوس ہوئی تھی۔ گو مولوی حضرات کی اس منطق کو میں کسی طور بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا لیکن ان کی بیان کردہ مثال نے مجھے افغانستان اور پاکستان کے بارہ میں ریسرچ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس بارہ میں زیادہ تر مواد اردو یا فارسی زبان میں تھا جو میری تحقیق کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بنا۔

مسیحؑ ہندوستان میں

بہر حال اسی تحقیق کے دوران ایک روز اتفاقاً میں نے بی بی سی کے ایک چینل پر ایک ڈاکومنٹری دیکھی جس میں عیسائی کشمیر میں واقع قبرِ مسیح کی طرف حج کے لئے جاتے ہوئے دکھائے جا رہے تھے۔

میں نے کہا کہ مجھے یہ تو علم ہے کہ مسیح علیہ السلام القدس میں آئے اور وہاں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ لیکن وہاں سے کشمیر تک جانا اور وہاں جا کر دفن ہونا عجیب سا لگتا ہے۔ تاہم اس منظر نے مجھے سیاست کے بارہ میں تحقیق کرتے کرتے ادیان کے بارہ میں تحقیق کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن دیگر ادیان کے بارہ میں ریسرچ کرنے سے قبل میں نے کہا کہ پہلے میں اپنے دین کے بارہ میں تو صحیح طور پر جان لوں۔ چنانچہ میں نے اسلامی تعلیمات اور عقائد کے بارہ میں گہری ریسرچ کرنے کا عزم کر لیا۔ اس کے لئے سب سے پہلے میں نے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ شروع کیا۔ میں نے سوچا کہ شاید مجھے قرآن کریم کے معانی کی صحیح طور پر سمجھ نہ آئے اس لئے مجھے کسی تفسیر کی مدد لینی چاہئے۔ چنانچہ میں نے تفسیر ابن کثیر ساتھ رکھ لی۔ چند صفحات کے مطالعہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ علامہ ابن کثیر کی تفسیر اکثر اوقات آیت کے مفہوم کو بھی واضح نہیں کرتی بلکہ آیات کا گہرا مفہوم اس سطحی تفسیر سے بالکل نہیں کھلتا۔ یہ دیکھ کر میں نے تفسیر ایک طرف رکھ دی اور کہا کہ میں عربی ہوں اور عربی زبان جانتا ہوں اور قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے مجھے خود ہی قرآن کریم کے معانی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں قرآنی الفاظ کے معانی سمجھنے کے ساتھ ساتھ آیات قرآنیہ کے باہمی ربط اور سورتوں کے باہمی تعلق کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 22 ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14؍جولائی 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی اکثریت کی کیا سوچ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت کی اکثریت یہ سوچ اور فکر رکھتی ہے کہ کس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی وجہ سے ہماری سوچیں، اس زمانے میں جبکہ دنیا کی خواہشات نے ہر ایک کو گھیرا ہوا ہے، یہ ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کیا احسان فرمایا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

سوال ہم خود کو اور اپنے بچوں کو شیطان کے حملوں سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہم چاہیں تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی مدد، محنت اور کوشش کی ضرورت ہے، ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے اور حقیقی مومن سے یہی توقع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُڑ کر اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بھی شیطان کے حملوں سے بچائے نہ کہ مایوس ہو جائے یا تھک جائے اور خوفزدہ ہو کر منفی سوچوں کو اپنے اوپر طاری کر لے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منفی سوچ کی کیا فکر انگیز مثال پیش فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: منفی سوچ کی ایک فکر انگیز مثال گزشتہ دنوں ایک خط میں میرے سامنے آئی جب ایک شخص نے لکھا کہ آج کل کی دنیا میں پیسے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ غیر اخلاقی سرگرمیوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ منشیات کی نئی نئی قسمیں اور ان کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ معاشرے کی عمومی بے راہ روی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ لہٰذا میں نے سوچا کہ شادی تو بیشک کروں لیکن بے اولاد رہوں۔ یہ انتہائی مایوس کن سوچ ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کی حضور انور نے کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ جس انقلاب کے پیدا کرنے کیلئے دنیا میں بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے۔ اپنے مقاصد کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں۔ معاشرے کے سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ کے ذریعہ نیک اولاد کے حصول کے لیے کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبۡ لِيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ (آل عمران: 39) اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا کر یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔

سوال حضور انور نے اس دعا کے ساتھ والدین کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت منشی عطا محمد صاحب پٹواری کی بیعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: منشی عطا محمد صاحب پٹواری کہتے ہیں کہ میں غیر احمدی تھا۔ دین سے دُور ہٹا ہوا تھا۔ ان کے ایک دوست تھے وہ انہیں احمدیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے مَیں نے کہا اچھا اگر آپ یہی کہتے ہیں تو میں آپ کو ایک دعا کے لئے کہتا ہوں اگر وہ سنی گئی تو پھر میں غور کروں گا۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ سے میرے لئے دعا کے لئے کہیں کہ میری تین بیویاں ہیں کسی کی اولاد نہیں ہے۔ دعا کریں کہ مجھے پہلی بیوی سے بیٹا عطا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کی اور فرمایا کہ آپ کو بیٹا عطا ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ منشی صاحب کہتے ہیں مَیں ان دنوں میں سخت بے دین تھا۔ میں نے سب برے کام چھوڑ دیئے اور نماز روزے کا پابند ہو گیا۔ چار پانچ مہینے بعد میری بڑی بیوی کو حمل کے آثار ظاہر ہو گئے تو مَیں نے لوگوں کو بتایا کہ میرے بیٹا پیدا ہو گا۔ چنانچہ بیٹا پیدا ہوا۔ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

سوال حضور انور نے آیت کریمہ رَبِّ لَا تَذَرۡنِيۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس دعا میں واضح ہے کہ اولاد کی دعا صرف اس لئے نہیں کہ اولاد ہو جائے جو دنیاوی معاملات کے وارث ہوں بلکہ ایسے وارث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں اور ایسی دعا وہی لوگ مانگ سکتے ہیں جو خود بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اولاد کی خواہش بڑی جائز خواہش ہے لیکن ساتھ ہی نیک وارث پیدا ہونے کی بھی دعا کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے والدین کو اولاد کے حق میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ’’اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلّاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کیلئے لازمی ہیں۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

سوال قرآن مجید نے اولاد کی اصلاح کے لیے دعا کرنے والوں کے لیے کیا رہنما اصول قائم فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی دعا سکھائی کہ وَاَصۡلِحۡ لِيۡ فِيۡ ذُرِّيَّتِيۡ اِنِّيۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّيۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ کہ میرے لئے میری ذریّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً مَیں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بلا شبہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہاں اولاد کی اصلاح کرنے کی دعا کی ہے تو ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ میں تیری طرف رجوع کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے بنوں یا ہوں۔ پس اولاد کے لئے جب دعا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے۔

سوال شیطان کے حملوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ لوگ جو شیطان کے حملوں سے بچنا چاہتے ہیں وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہ دعا اولاد کیلئے اور اپنے جیون ساتھیوں کیلئے مَردوں کو بھی کرنی چاہئے اور عورتوں کو بھی۔

سوال اولاد کی خواہش کیوں ہونی چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انسان کو سوچنا چاہئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حقّ عبادت ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اَور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔

سوال صالح اولاد کی خواہش سے پہلے انسان کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیاتِ صالحات کا مصداق کہیں۔ اولاد کی خواہش اس نیّت سے کرے وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کے والدین کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: واقفین نو کے ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی اس مقصد کے لئے کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں، وقف کرنے والے ہوں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا دیا اور بڑے ہو کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں۔ بلکہ واقفین نَو پہلے جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں اور اگر جماعت ان کو اپنے کام کرنے کی اجازت دیتی ہے تو کریں ورنہ ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنا چاہئے۔

سوال نصرت الٰہی کن لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ فرمایا: اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے مستقل دعا کرتے رہنا چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اولاد کے لیے کیا خواہش کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو تو پھر اللہ تعالیٰ اولاد کی بہتری کے لئے اور ان کے رزق کے لئے بھی سامان پیدا فرماتا رہے گا۔

......☆......☆......☆......

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2004ء

یہ عہد کریں کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے

جرمنی میں Usingen کے مقام پر تعمیر ہونے والی مسجد ’’مسجد الہدیٰ‘‘ کے افتتاح کے موقع پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا خطاب

سوئٹزرلینڈ کے تاریخی اور نہایت کامیاب دورہ کے بعد بلجیم میں ورود مسعود، بلجیم کی نیشنل مجلس عاملہ سے میٹنگ اور مختلف امور سے متعلق تفصیلی ہدایات

اگر اولاد کی نیک تربیت کرو گی تو تمہاری اولاد بھی اس وجہ سے جنت کو حاصل کرنے والی ہوگی

اولاد کی تربیت اس ماحول میں بہت ضروری ہے

احمدی ماں باپ کو ابرار بننا چاہئے، وہ اپنے بچوں سے، والدین سے، عزیز و اقارب سے حسن سلوک کریں

(بلجیم کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب، فیملی ملاقاتیں، وقف نو بچوں کی کلاس میں شمولیت)

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نیکیوں میں سبقت لے جائے

پھر اللہ تعالیٰ تمہارے اندر وہ طاقتیں پیدا کرے گا کہ تم مقبول بندوں کی طرح قبولیت دعا کے نشان دکھاؤ گے

(حضور ایدہ اللہ کا بلجیم کے جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں ان کی کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

مورخہ 7 ستمبر 2004ء (بروز منگل)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد محمود زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق زیورخ (سوئٹزرلینڈ) سے بلجیم کیلئے براستہ فرینکفرٹ (جرمنی) روانگی تھی۔ جرمنی ایک رات قیام کر کے اگلے روز 8 ستمبر کو برسلز (بلجیم) جانا تھا۔ صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ سفر پر روانگی سے قبل حضور انور نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد ڈیوٹی دینے والے خدام نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و زن مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی ہوئی۔ دوران سفر راستہ میں رک کر ’’رائن فال‘‘ Rhein Fall دیکھنے کا پروگرام تھا۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد قافلہ یہاں پہنچا۔

سوئٹزرلینڈ میں واقع ’’رائن فال‘‘ یورپ کی سب سے بڑی آبشار ہے جو ’’سٹاف ہاؤزن‘‘ کے مقام پر واقع ہے۔ الپس (Alps) کے پہاڑی سلسلے سے آنے والا پانی دریائے رائن کے ذریعہ سے جمع ہونے کے بعد اس آبشار کی شکل میں گرتا ہے اور پھر دریائے رائن کی شکل میں مزید آگے سفر کرتا ہے۔ الپس کے پہاڑی سلسلے سے آنے والا پانی پہلے ایک جھیل میں جمع ہوتا ہے جو یورپ میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ پھر اس جھیل سے دریائے رائن کی صورت میں سفر کرتا ہے اور ’’سٹاف ہاؤزن‘‘ کے مقام پر آبشار کی صورت میں گرتا ہے۔ اس جھیل کا نام ’’بوُ دن سے‘‘ ہے جسے تین ممالک یعنی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا گھیرے ہوئے ہیں جبکہ اس جھیل سے نکلنے والا دریائے رائن جرمنی اور فرانس کے مابین بارڈر بناتے ہوئے اور پھر ہالینڈ سے گزرتے ہوئے نارتھ سی (North Sea) میں جا گرتا ہے۔

رائن آبشار کی چوڑائی 150 میٹر اور اونچائی 23 میٹر ہے اور فی سیکنڈ 700 مکعب میٹر پانی اس سے گرتا ہے۔ پانچ لاکھ سال پہلے یورپ میں برف کا دور آنے کی وجہ سے یہ ساری جگہ برف میں دب گئی تھی۔ پھر جب دو لاکھ سال پہلے برف پگھلنے کا دور شروع ہوا تو یہ آبشار بہنے لگی۔ لیکن ایک بار پھر یہ ملبے تلے دب جانے سے ختم ہوگئی۔ ایک لاکھ بیس ہزار سال پہلے اس آبشار نے دوبارہ بہنا شروع کر دیا اور اپنے کئی رخ بدلے۔ موجودہ شکل میں یہ آبشار تقریباً 15 ہزار سال سے بہہ رہی ہے۔ اس آبشار کا مختلف سمتوں سے انتہائی قریب سے نظارہ کرنے کیلئے ایک پہاڑی پر واقع قلعہ سے گزر کر نیچے جانا پڑتا ہے۔ جہاں نیچے مختلف جگہیں کھڑے ہونے کیلئے بنائی گئی ہیں جہاں ٹورسٹ کھڑے ہو کر آبشار کا نظارہ کرتے ہیں۔ پتھروں کو کاٹ کر سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جو نظارہ کرنے والے کو مختلف سمتوں میں لے جاتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان مختلف جگہوں پر تشریف لے جا کر آبشار کا نظارہ کیا اور تصاویر بھی بنائیں۔ ہر جگہ سے اس آبشار کا ایک نیا حسن نظر آتا ہے اور قدرت کے اس حسین نظارے پر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

جماعت سوئٹزرلینڈ نے دریائے رائن کی سیر کے لئے ایک کشتی ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ اس آبشار کے نظارہ کے بعد حضور انور مع اہل خانہ اور اپنے خدام کے ساتھ اس کشتی میں تشریف لے گئے۔ یہ کشتی آبشار کے بہت قریب لے جاتی ہے اور پانی کی پھوار سے انسان لطف اندوز ہوتا ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کشتی کی سیر کا پروگرام جاری رہا۔

اس سیر کے بعد اسی قلعہ میں واپسی ہوئی جہاں سے گزر کر آبشار کا نظارہ کیا گیا تھا۔ اس قلعہ کا نام ’’لاؤفن قلعہ‘‘ ہے۔ تاریخ میں 858ء میں اس قلعہ کا ذکر ملتا ہے۔ یہ لاؤفن خاندان کی ملکیت تھا اور اس خاندان کے نام پر اس قلعہ کا نام ہے۔ 1544ء سے یہ قلعہ زیورخ کی حکمرانی میں ہے۔ اس قلعہ میں واقع ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ قریباً نصف گھنٹہ یہاں قیام رہا۔ یہاں سے پونے دو بجے دوپہر اگلے سفر کیلئے روانگی ہوئی اور پندرہ منٹ کے سفر کے بعد Die-Tingen کے مقام پر سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کا بارڈر کراس کیا۔ بارڈر پر مکرم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی، مکرم زبیر خلیل صاحب نائب امیر جرمنی اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب جنرل سیکرٹری اور صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سوئٹزرلینڈ سے مکرم طارق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ دیگر خدام کے ساتھ حضور انور کو بارڈر تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے تھے۔ ان سب احباب نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ اس کے بعد قافلہ آگے فرینکفرٹ کے سفر کے لئے روانہ ہوا۔

پروگرام کے مطابق راستہ میں سٹٹ گارٹ کے مقام پر رُک کر دوپہر کے کھانے کا پروگرام تھا۔ بارڈر سے 150 کلومیٹر کے سفر کے بعد بوبلنگن Ausrahrt کے مقام پر ایک جنگل میں واقعہ Awo کے ایک ریسٹ ہاؤس میں دوپہر کے کھانے اور آرام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پونے چار بجے قافلہ اس جگہ پہنچا۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو مکرم افتخار احمد صاحب ریجنل امیر ’ورٹم برگ‘ نے مقامی عہدیداران اور خدام کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ریجنل امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس علاقہ میں ابھی تک مسجد تعمیر کیوں نہیں ہوئی۔ تو ریجنل امیر صاحب نے بتایا کہ جگہ دیکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

پونے پانچ بجے حضور انور نے یہاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ یہاں سے اگلے سفر کے لئے پانچ بج کر بیس منٹ پر روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے یہاں انتظام کرنے والے اور ڈیوٹی دینے والے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ کے سفر کے بعد شام پونے آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نئی تعمیر ہونے والی مسجد ’’مسجد الہدیٰ‘‘ کے افتتاح کیلئے Usingen شہر پہنچے۔ اس شہر میں یہ بہت خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد بلندی پر ہے اس لئے سڑک پر سے دور سے ہی اس کا مینارہ اور گنبد نظر آتے ہیں بلکہ ساری مسجد نظر آتی ہے۔ جہاں مسجد تعمیر ہوئی ہے یہ انڈسٹریل ایریا ہے۔ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے اس کا فاصلہ 25 کلومیٹر ہے۔ پلاٹ کا رقبہ 1440 مربع میٹر ہے۔ 19 نومبر 2001 کو یہ پلاٹ خریدا گیا۔ فروری 2004 میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور صرف ساڑھے چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ اس مسجد میں 180 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مینارہ کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ یہاں 25 گاڑیوں کیلئے پارکنگ بھی موجود ہے۔ مسجد کے ساتھ مقامی جماعت کا دفتر بھی بنایا گیا ہے۔

جب حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی احاطہ میں پارکنگ ایریا میں داخل ہوئی تو جرمنی کی مختلف

جماعتوں سے آئے ہوئے افراد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ خواتین بھی بڑی تعداد میں جمع تھیں۔ بچیاں کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور نے 8 بجکر 50 منٹ پر مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کے ارد گرد کا سارا علاقہ بہت خوبصورت ہے اور سرسبز وشاداب ہے۔ حضور انور نے اس جگہ کو بہت پسند فرمایا۔

معائنہ کے بعد حضور انور نے اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تمام بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام بچیوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔ 9 بجے حضور انور نے مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جسکے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے ہمیں سال میں پانچ مساجد کی تعمیر کا پلان دیا تھا۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے سال میں پانچ مساجد تعمیر کر دی ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں ساڑھے چھ ماہ لگے ہیں۔ یہاں احباب جماعت نے دن رات کام کیا ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ تین ہفتہ قبل جب مَیں یہاں آیا تھا تو نہ یہ گنبد تھا اور نہ مینارہ اور بہت سارا کام ہونے والا تھا۔

ایک کام کرنے والے دوست نے مجھے بتایا کہ ان کی اہلیہ انہیں کہہ رہی تھیں کہ جب تک مسجد کی تعمیر کا کام مکمل نہ ہو آپ گھر نہ آئیں۔ تو اس طرح جماعت کی دن رات کی محنت سے یہ مسجد مکمل ہوئی ہے۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کے تعارفی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر میں غیر معمولی طور پر وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والوں کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے احباب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ کے بعد فرمایا کہ: ’’الحمد للہ! کہ جرمنی کی جماعت کو اس سال مَیں نے پانچ مساجد بنانے کا جو ٹارگٹ دیا تھا اس کو انہوں نے پورا کیا اور یہ مسجد اس ٹارگٹ کی تکمیل کی اس سال کی آخری مسجد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ’’مساجد جس مقصد کیلئے بنائی جاتی ہیں وہ ہر ایک کو پتہ ہے۔ ہر احمدی کو اس کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی جو غرض بتائی ہے وہ یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ تو وہ احمدی جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو امام الزمان مانا اور یہ عہد کیا کہ ہم بیعت میں آکر اپنی اصلاح کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے اور پہلے سے بڑھ کر عباد الرحمن بننے کی کوشش کریں گے تو کسی احمدی کے بارہ میں یہ تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ نمازیں ادا کرنے والا نہ ہو۔ لیکن مساجد کی آبادی کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ اس طرف پوری کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ’’ایک احمدی کا طرّہ امتیاز یہی ہے اور یہی ہونا چاہئے کہ وہ باجماعت نمازی ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر جو عہد آپ نے کیا ہے اس عہد کو آپ پورا کرنے والے نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا ہے کہ صدر صاحب جماعت نے کہا ہے کہ فجر کی نماز کیلئے مسجد کھلے گی۔ انہوں نے اس کا وعدہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ فجر اور عشاء کی نمازوں پر تو بڑا زور دیا گیا ہے، بڑی تلقین کی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ جو مجسم رحمت تھے، انسان تو خیر علیحدہ رہا، کسی دوسری مخلوق کی بھی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ جو لوگ گھروں میں سوئے رہتے ہیں، نماز کے وقت اٹھ کر نہیں آتے، میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو کھڑا کروں اور لکڑیوں کا گٹھا لے کر جاؤں اور ان گھروں کو آگ لگا دوں۔ تو اس لحاظ سے احمدیوں کو سوچنا چاہئے، فکر کرنی چاہئے، غور کرنا چاہئے کہ آیا ہم جو اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ کر بھی رہے ہیں یا نہیں۔

حضور نے فرمایا تو میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے، یہ کوئی وعدہ نہیں ہے کہ ہم فجر کی نماز کے لئے مسجد کھولیں گے۔ یہ تو فرض ہے اس کو پورا نہ کر کے گنہگار ہو رہے ہوں گے۔ اس لئے فجر سے عشاء تک ہر نماز کے لئے مسجد کھلی ہونی چاہئے۔ اور فجر اور عشاء کی حاضری بھی اچھی ہونی چاہئے۔ اور باقی نمازوں پر بھی جو لوگ گھروں میں موجود ہوں ان کو چاہئے کہ مسجد کو آباد رکھیں۔ نہیں تو ایک لکڑی، پتھر، اینٹ اور لوہے کا اسٹرکچر کھڑا کر دینے سے تو کامیابیاں حاصل نہیں ہو جایا کرتیں۔ اس لئے اس پر خاص توجہ دیں اور یہ جو ایک نشان بنایا ہے اور عمارت کھڑی کی ہے آپ نے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور ان احکامات پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے والے ہیں، ہم اس مسجد کو آباد بھی کریں گے، اس کو ہمیشہ اللہ کی عبادت سے ہر وقت بھرے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکانے والے ہوں گے اور یہ مسجد اس علاقہ میں امن کا نشان بھی ہوگی، سلامتی کا نشان بھی ہوگی اور اس علاقہ میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی تبلیغ کا باعث بھی بنے گی۔

حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب جرمنی نے فرمایا ہے کہ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ایک بیعت ہر مسجد کے ساتھ پیش کریں گے اور خدا کرے کہ سو بیعتیں ہو جائیں جو سو مساجد بنیں۔ تو یہ اتنا Under Estimate نہ کریں۔ امیر صاحب اپنے آپ کو بھی اور نہ جرمنی جماعت کو۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں تو کہتا ہوں کہ ہر مسجد جو بنے اس کے ساتھ ہزاروں بیعتیں آپ پیش کرنے والے ہوں تو اگر اس سوچ کے ساتھ بڑے ٹارگٹ آپ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے جو مانگنا ہے تو بڑھ کر مانگیں۔ اتنی چھوٹی چھوٹی حدّیں کیوں مقرر کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرے انہوں نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اسکو پورا کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنا لیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور مَیں دوں گا۔

امید ہے انشاء اللہ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے، اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ جزاک اللہ۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بیت السبوح‘‘ فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے اور رات سوا دس بجے ’بیت السبوح‘‘ پہنچے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 8 ستمبر 2004ء (بروز بدھ)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح (فرینکفرٹ) میں نماز فجر پڑھائی۔ 10 بجے حضور انور نے مکرم عبید اللہ باجوہ صاحب مرحوم، نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے 7 ستمبر 2004ء کو وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور بعض دفتری امور سرانجام دیئے۔ ساڑھے دس بجے حضور انور برسلز (بلجیم) روانگی کے لئے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ اور ہر طرف سے ’السلام علیکم حضور‘ کی آوازیں آرہی تھیں۔ بچیاں کورس کی شکل میں نظم ’جاتے ہو میری جان خدا حافظ وناصر‘ پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔

اس کے بعد حضور انور مکرم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر ومبلغ انچارج جرمنی اور مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مبلغ جرمنی کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے مہمانوں کیلئے مخصوص گیسٹ ہاؤس کا بھی معائنہ فرمایا۔

10:35 پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ فرینکفرٹ (جرمنی) سے برسلز (بلجیم) کیلئے روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے برسلز کا فاصلہ قریباً 380 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں دو گھنٹہ کے سفر کے بعد 20 منٹ کے لئے ایک پارکنگ ایریا میں رکے پھر وہاں سے روانہ ہو کر دوپہر 1:30 پر برسلز کے مشن ہاؤس ’’بیت السلام‘‘ پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم اور مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ احباب جماعت نے استقبالیہ نعرے بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ہاتھ بلند کر کے سب کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔

فرینکفرٹ سے مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر ومبلغ انچارج جرمنی، مکرم زبیر خلیل خان صاحب نائب امیر جرمنی اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور خدام کی ایک سیکورٹی کی ٹیم حضور انور کو بلجیم تک چھوڑنے ساتھ آئی تھی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے مشن ہاؤس ’’بیت السلام‘‘ کے احاطہ میں اس مارکی میں جو جلسہ سالانہ کے لئے تیار کی گئی تھی ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ بلجیم کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ اور رہائش کے لئے مخصوص جگہوں، کھانا کھانے کی مارکی اور دفاتر اور تراجم کے لئے مخصوص جگہوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لنگر خانہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس وقت کارکنان شام کے کھانے کیلئے دال پکا رہے تھے۔ کارکنان نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ دوپہر کو آلو گوشت پکایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا جلسہ کی روایت کے مطابق دوپہر کو دال اور شام کو آلو گوشت پکائیں۔

7 بجے شام حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ بلجیم کی مختلف جماعتوں سے 37 فیملیز کے 165 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آج شام جماعت احمدیہ بلجیم کی طرف سے رات کے کھانے کے لئے BBQue کا پروگرام تھا۔ جس میں قافلہ کے ساتھ جرمنی سے آنے والا وفد بھی شامل ہوا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور اس مارکی میں تشریف لے گئے جو اس غرض کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ قریباً 9 بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ حضور انور کے ساتھ مکرم امیر صاحب جرمنی، امیر صاحب بلجیم اور امیر صاحب ہالینڈ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ان امراء کرام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

9 بجکر 5 منٹ پر حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد جرمنی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سے آنے والے وفد نے حضور انور سے الوداعی شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جرمنی سے آنے والا وفد رات ساڑھے نو بجے واپس فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 9 ستمبر 2004ء (بروز جمعرات)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام برسلز (بلجیم) میں نماز فجر پڑھائی۔ 2 بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

شام سات بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بلجیم کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے دعا کے بعد باری باری مجلس عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے تعارف حاصل کیا۔ ان کے کام اور ان کے شعبہ کے پروگراموں اور آئندہ کے لئے منصوبہ بندی کا جائزہ لیا۔ جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ حضور انور نے ہر شعبہ کے سیکرٹری کو تفصیلی ہدایات دیں کہ آپ نے کن لائنوں پر اور کس طرح کام کو آگے بڑھانا ہے۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ ریکارڈ موجود ہونا چاہئے کہ بلجیم کی جو بارہ جماعتیں ہیں اور آپ کی جو کل تجنید ہے اس میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جو مسجد/مشن سے رابطہ رکھتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جن کا رابطہ نہیں ہے۔ موصیان کی تعداد اور وصیت کے موجودہ بجٹ اور فی کس چندہ کے حساب کے بارہ میں بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور تفصیلی ہدایات دیں۔

جماعت بلجیم کے مالی بجٹ اور چندہ عام کے بارہ میں بھی حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور جائزہ کے بعد ہدایت فرمائی کہ چندہ بڑھانے کی گنجائش موجود ہے اس لئے اس طرف توجہ کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو لوگ صحیح شرح سے چندہ نہیں دے سکتے وہ چندہ ادا کرتے ہوئے سچ بولیں کہ یہ آمد کے مطابق پوری شرح کے ساتھ ہے یا نہیں۔ فرمایا: ہر حال میں سچ بولنا ہے اگر صحیح شرح کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے تو پھر لکھ کر معافی لیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ صحیح شرح کے ساتھ ادا نہ کر رہے ہوں اور ظاہراً ان کی طرف سے یہ اظہار ہو کہ باشرح ادائیگی ہے۔ فرمایا: یہ جھوٹ ہے، اس کی گنجائش نہیں ہے۔ فرمایا: جو اپنی آمد نہیں بتانا چاہتا نہ بتائے لیکن سچ بولے۔ چندہ سے زیادہ ضروری سچائی اور روحانیت کا معیار ہے جو بلند ہونا چاہئے۔

نومبائعین کی تربیت اور ان کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے بارہ میں بھی حضور نے سیکرٹریان کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور جماعت کے مالی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کی باقاعدہ ہر جگہ کلاسز ہوں۔ ان کو نماز سکھائی جائے، قرآن کریم سکھایا جائے۔ یہ کام فوری ہونا چاہئے۔

شعبہ سمعی بصری کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ ڈاکومنٹری فلم بنا کر بھجوائیں۔ بلجیم جماعت کی طرف سے پانچ چھ ڈاکومنٹری پروگرام تیار ہو کر آنے چاہئیں۔

شعبہ تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے بچے ہیں جو سکول، کالج، یونیورسٹی جا رہے ہیں اور کتنے ایسے بچے ہیں جو تعلیم چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے بچوں کو کام پر لگانے کا کوئی پروگرام ہونا چاہئے تاکہ بچے گھروں پر فارغ نہ رہیں۔ امور خارجیہ کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

حضور نے فرمایا کہ اب بلجیم میں جماعت کی باقاعدہ مسجد ہونی چاہئے۔ مینارے اور گنبد نظر آنے چاہئیں۔ اس بارہ میں بھی حضور انور نے امیر صاحب بلجیم اور مجلس عاملہ کے ممبران کو ہدایات دیں کہ آپ نے کن کن امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لینا ہے اور پھر رپورٹ بھجوانی ہے۔

شعبہ وقف نو کو بھی حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو کا مرکزی اجتماع ہر سال باقاعدگی سے ہونا چاہئے اور مرکز کی طرف سے جو نصاب اور ہدایات دی گئی ہیں ان کے مطابق ان کے تعلیمی و تربیتی پروگرام باقاعدہ جاری رہنے چاہئیں۔ یہ میٹنگ 7 بج کر 55 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے اور کچھ دیر اپنے خدام سے گفتگو فرمائی۔ پھر اپنے خدام کے ساتھ مشن ہاؤس کے احاطہ سے باہر تشریف لائے اور قریباً نصف گھنٹہ پیدل سیر کی۔ 8 بجکر 30 منٹ پر حضور انور سیر سے واپس تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 اکتوبر 2004)

......☆......☆......☆......

مورخہ 10 ستمبر 2004 (بروز جمعة المبارک)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام برسلز (بلجیم) میں نماز فجر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ بلجیم کا پہلا دن تھا۔ ایک بج کر پچپن منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب بلجیم نے بلجیم کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور ایدہ اللہ نے دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ اور پرچم کشائی کی تقریب MTA پر Live نشر کی گئی۔ اس خطبہ جمعہ کے ساتھ بلجیم کے بارھویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ بلجیم کا یہ پہلا جلسہ ہے جس میں حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ شام چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت احمدیہ بلجیم کی مختلف جماعتوں سے 50 فیملیز کے 219 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کا پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا جس کے بعد پونے نو بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 11 ستمبر 2004ء (بروز ہفتہ)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام برسلز (بلجیم) میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح کے وقت حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دوپہر ایک بجے حضور انور لجنہ اماء اللہ سے خطاب کیلئے لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جونہی حضور انور لجنہ کی مارکی میں داخل ہوئے مستورات نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچیوں نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ ایک استقبالیہ نظم پڑھی جس کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

جانِ عالم، سیّدی، اھلاً وّ سھلاً مرحبا
یا حبیبی، مرشدی، اھلاً وّ سھلاً مرحبا

اسکے بعد باقاعدہ لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

1 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر LIve نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ میں عورت کو جو مقام دیا ہے اور اگر وہ نیک ہو، اللہ کے احکام پر عمل کرنے والی ہو، عبادت گزار ہو، بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتوں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ جنت یونہی حاصل نہیں ہو جاتی، اس کے لئے بڑی شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں، بڑے اعمال بجا لانے پڑتے ہیں، بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن عورت کو یہ مقام دیا کہ نیک اعمال بجا لا کر تم خود جنت میں جاؤ گی لیکن اگر اولاد کی نیک تربیت کرو گی تو تمہاری اولاد بھی اس وجہ سے جنت کو حاصل کرنے والی ہوگی۔ جنت ایک ایسا مقام ہے جس میں مرنے کے بعد بھی ایسے لوگ داخل ہوں گے جو مومنین ہوں، نیک اعمال بجا لانے والے ہوں، مومنات ہوں، خدا سے ڈرنے والے ہوں، صبر کرنے والے ہوں اور وہ لوگ جو نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان خصوصیات کی حامل آپ تبھی ہوں گی جب اللہ کے تمام احکامات جو بیان کئے گئے ہیں اِن پر اُن شرطوں کے ساتھ عمل کرنے والی ہوں گی جو خدا نے بیان کی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں جو خدا کے راستہ پر چل کر نہ صرف اپنے لئے جنت کے رستے تیار کرتے ہیں بلکہ اپنی نیک تربیت کے ذریعہ اپنی اولادوں کو بھی اس راستہ پر چلا رہی ہیں۔ ایسی نیک تربیت کرنے والیوں اور نیک اعمال بجا لانے والیوں کیلئے اس دنیا میں بھی جنت ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے بھی حصہ لے رہی ہوں گی اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ، عبادت کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ تمہاری فلاح، تمہاری کامیابی، اللہ کے ذکر میں ہے، اللہ کی عبادت میں ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الجمعة:11) کسی بھی عورت کی کامیابی اس میں ہے کہ جب اسے اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور جب وہ اپنی اولاد کو اللہ کے احکام پر عمل کرنے والا، نیکیوں میں ترقی کرنے والا دیکھے گی۔ جب وہ اللہ کے فضلوں کے نظارے اس دنیا میں دیکھے گی۔ یہ عبادات، نیک اعمال آپ کو بھی، آپ کی نسلوں کو بھی اگر وہ نیکیوں پر قائم ہوں اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی عورت کو اس جنت کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس دنیا میں بھی سکھ چین کی زندگی حاصل ہو اور اگلی دنیا میں بھی حقیقی جنت ملے۔ کبھی وہ اس پریشانی میں دنیا کو نہ چھوڑے کہ میری نسل دنیاداری میں پڑ گئی ہے۔ یہ دنیا کی چکا چوند جو بظاہر دل کو اچھی لگتی ہے مرتے وقت خلش پیدا کرتی ہے۔ حسرت ہوتی ہے کہ کاش مَیں نے اللہ کے حقوق ادا کئے ہوتے، کاش مَیں نے اولاد کو اللہ کی طرف رغبت دلائی ہوتی۔ پس ہر احمدی عورت کو وہ مقام وہ معیار حاصل کرنا چاہئے جو قرآن میں اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الاحزاب:36) نیک فرمانبردار اور غیب میں بھی اس کی حفاظت کرتی ہیں جس کی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

فرمایا: اللہ کی فرمانبردار تب کہلاؤ گی جب اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہوگی، اپنے گھر کے ماحول کو خاوندوں کی مرضی کے مطابق چلاؤ گی، ان کی غیر حاضری میں ان کے گھروں کی حفاظت، ان کے مال کی حفاظت، اولاد کی حفاظت کرو گی۔ حدیث میں ہے کہ عورت خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ گھر کے اخراجات ہی لے لیں۔ اب اگر عورت گھر کا خرچ احتیاط سے نہ چلا رہی ہو تو فضول خرچیاں ہو جاتی ہیں یا پھر بہانہ بنا کر زیادہ خرچ کر لیتی ہیں۔ یہ حقیقی فرمانبرداری اور نیک نیتی نہیں اور نہ

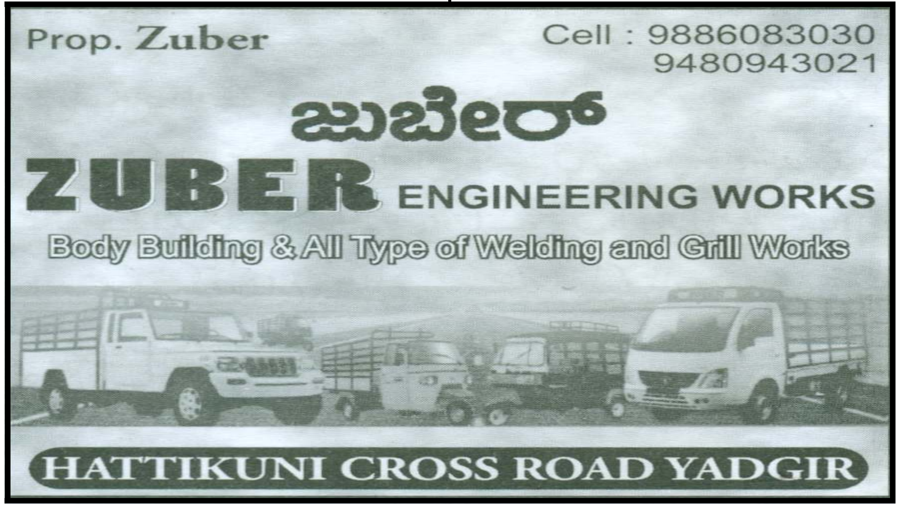

یہ گھر کی ذمہ داری پوری کرنے والی بات ہے۔ پھر اولاد کی تربیت ہے اگر ان کی صحیح تربیت نہیں کر رہیں، لاڈ پیار سے ان کو بگاڑ رہی ہیں یا صحیح توجہ نہیں دے رہیں تو یہ بھی گھر کی حفاظت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض عورتیں لڑکوں کو تو پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کرتی ہیں۔ اور وہ Complex کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی گھر کی ہی حفاظت میں آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس خاوند کا بیوی سے سلوک ٹھیک نہیں تو اس کا ذمہ اس کے سر ہے وہ بھی پوچھے جائیں گے لیکن اگر تم ضد میں آکر گھر کے ماحول کو گندہ کر رہی ہو تو اس کی ذمہ داری تم پر ہے۔ تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم اس وقت تک ایمان میں ترقی کرو گی جب ان خصوصیات کی حامل ہو گی، ان خصوصیات کو کیسے حاصل کیا جائے؟ توبہ کے ذریعہ، عبادت کی طرف توجہ کر کے اور روزے رکھ کر۔ دلوں کی تسکین کیلئے اللہ کا ذکر ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی توبہ کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے ۔جب قدموں پر کھڑا ہوں گے تو عبادت کر سکیں گے ۔ استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے۔ جب استغفار کرو گے تو توبہ کی توفیق ملے گی، طاقت ملے گی ۔استغفار سے اللہ توبہ قبول کرے گا پھر آپ اُس مقام پر کھڑی ہو گی جو مومن کا مقام ہے۔ پھر آپ اپنی نسلوں کی حفاظت کرنے والی ہوں گی اور عبادت کرنے والی ہوں گی ۔بہترین عبادت نماز ہے، نوافل ہیں۔ جب آپ نمازیں وقت پر اور نوافل توجہ سے ادا کریں گی تو اللہ تعالیٰ ان نمازوں اور نوافل کی وجہ سے ان گھروں کو برکت سے بھر دے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، آپ کی ذات کی حفاظت کرے گا۔ ہر شیطانی حملے سے محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ کے نمونہ سے آپ کی اولادیں بھی عبادت کی طرف توجہ کرنے والی ہوں گی ۔اولادوں میں بھی نمازی، عبادت گزار پیدا ہو رہے ہوں گے اور خاوندوں کے گھروں کی آپ تب ہی حفاظت کر رہی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: روزہ بھی عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کیلئے ہے۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کریں گے تو کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھے گی کہ آپ مومن نہیں۔ کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھے گی کہ آپ فرمانبردار نہیں یا خاوندوں کے گھر کی حفاظت کرنے والی نہیں ۔ اس لئے خاوند کا فرمانبردار رہنا ہے کیونکہ خدا کا حکم ہے۔ پس ہر احمدی عورت کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اس صفات کی حامل ہو۔

اولاد کی تربیت اس ماحول میں بہت ضروری ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اپنا دوست بنائیں اور ان سے عزت سے پیش آئیں اور مائیں اس میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایک عمر کے بعد Tean Age میں بچوں میں خاص طور پر لڑکوں میں اپنی عزت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے، اُن کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرما دیا تھا کہ: ’’اپنے بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو‘‘۔

جب ان سے والدین عزت سے پیش آئیں گے تو ان کا اور زیادہ قریب تعلق آپ سے پیدا ہو گا، اس لئے انہیں دوست بنائیں اور پھر دوستانہ رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دلائیں ۔نرمی سے سمجھا کر لغو فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے روکیں گے تو رک جائیں گے۔ سختی کریں گے تو بگڑ جائیں گے ۔یہاں ایسے پروگرام ٹی.وی پر آتے ہیں، دیکھنے والے بتاتے ہیں، جو بچوں کو ہی نہیں بلکہ ایک احمدی کو بھی نہیں دیکھنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ ابرار کو اللہ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی ماں باپ کو ابرار بننا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سے نیک سلوک کریں، اپنے والدین سے نیک سلوک کریں۔ خاوند بیویوں کے والدین سے اور بیویاں خاوندوں کے والدین سے نیک سلوک کریں، بچوں کے حقوق ادا کریں، بچے آپ کے حقوق تبھی ادا کریں گے۔ جب آپ والدین کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے یہ بھی ایک خاموش تربیت ہو گی جو والدین بچوں کی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ بچے اپنے والدین کے سلوک کی وجہ سے گھروں سے نکل جاتے ہیں اور جماعت سے کٹ جاتے ہیں، بگڑ جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے خیال رکھنا چاہئے کہ آدمی دوست کسے بنا رہا ہے۔ اس لئے ایسی سہیلیاں بنائیں جن کے گھروں میں لڑائی نہ ہوتی ہو۔

مرد بھی بعض اوقات اپنے گھروں پر توجہ نہیں دیتے ۔جائزہ لیں، دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ باوجود عقل رکھنے کے انہوں نے ایسے دوست بنائے ہوتے ہیں جو گھروں سے غافل ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر دوست بناؤ یہ صرف بڑوں کیلئے نہیں ہے بلکہ بچوں کیلئے بھی ہدایت ہے۔ والدین بھی اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ ان کے دوست کیسے ہیں۔ اس مغربی ماحول میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہے ۔بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ لڑکی یا لڑکا گھر سے چلے گئے، اپنی مرضی کی شادیاں کر لیں ۔TV انٹرنیٹ پر فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس پر نظر رکھیں۔ جو لڑکے یا لڑکیاں عقل کی عمر کو پہنچ گئے ہیں انکی دوستیوں کی طرف بھی والدین توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ’’اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔‘‘

یہاں باپ کا ذکر ہے لیکن ماں بھی اس میں شامل ہے۔ جیسے ماں گھر کی نگران ہے نگران کا فرض ہے کہ اسے ہر بات کا علم ہونا چاہئے۔ یہاں میں یہ کہوں گا کہ تربیت کرتے ہوئے سختی نہیں کرنی چاہئے۔ بچپن سے اگر نماز کی عادت ڈالیں گے، مشن ہاؤس آنے کی عادت ڈالیں گے تو پھر انہیں عادت پڑ جائے گی۔ آپ کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا کہو۔ دس سال کا ہو جائے تو سختی سے نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

سختی یہ ہے کہ بار بار کہتے چلے جاؤ۔ سختی سے یہ مراد نہیں کہ مارنا شروع کر دو۔ مستقل مزاجی سے جب کہو گے تو اللہ کے فضل سے بچے پر اس کا اثر ہو گا۔ پیار محبت سے ان میں اللہ کی محبت پیدا کرو۔ ایک دفعہ جب محبت پیدا ہو جائے تو کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’زیادہ سختی کرنا، مارنا، بچوں کو ایک قسم کا شرک ہے۔‘

اللہ کرے کہ آپ سب توبہ کرنے والی، عبادتگزار، خاوندوں کی فرمانبردار، گھروں کی حفاظت کرنے والی، اولادوں کی تربیت کرنے والی اور اپنے مقام کو سمجھنے والی ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ اختیار کرنے، قومی تفاخر، ہنسی، ٹھٹھہ اور تمسخر سے بچنے، زکوٰۃ کی ادائیگی، خاوندوں کی اطاعت کرنے، اسراف سے بچنے اور خیانت، الزام تراشی، عیب جوئی سے اعراض کرنے کے بارہ میں نصائح فرمائی ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنے والی اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پر عمل کرنے والی ہوں تاکہ تقویٰ نہ صرف ان میں بلکہ ان کی اولادوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ آمین۔

آخر پر حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد دو بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

شام ساڑھے چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ جماعت بلجیم کی مختلف جماعتوں کی 38 فیملیز کے 160 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں وقف نو بچوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دس سال سے اوپر کتنے بچے شامل ہیں تو اس پر چند بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

عزیزم عقیل احمد نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم سلمان احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم سعید احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام: ’’اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد حضور انور نے بچوں سے پوچھا کیا اس نظم کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ حضور نے بچوں سے مختلف الفاظ کے معانی بھی دریافت فرمائے۔

اسکے بعد عزیزہ رمیزہ نصیر نے ’آنحضور ﷺ کی شجاعت‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے اس تقریر کے مضمون پر بھی بچوں سے سوالات کئے اور بچوں کو ہدایت فرمائی کہ غور سے سنا کرو تاکہ پتہ ہو کہ کیا کہا جا رہا ہے۔

اسکے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ عزیزہ منتصرہ، عزیزہ عائشہ اور عزیزہ غزالہ نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ پڑھا اور عزیزم اسامہ کریم نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ فریحہ ثناء نے ’’سچ کی اہمیت‘‘ پر تقریر کی۔ حضور انور نے بچوں سے مختلف سوالات کئے اور دریافت فرمایا کہ اس تقریر میں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ سعدیہ، صباحت احسان اور عاصمہ بشارت نے گروپ کی شکل میں نعت ’’بدرگاہ ذی شان خیر الانام‘‘ پڑھی۔ اس نعت کے پڑھنے کے بعد حضور نے فرمایا: ماشاء اللہ آپ سب نظمیں پڑھنے والوں کی آوازیں بہت اچھی ہیں۔

بعد ازاں عزیزہ شمائلہ نعیم شاہین نے ملک بلجیم کا تعارف پیش کیا۔ اس کلاس کے آخری پروگرام میں ’’بلجیم کی سیر‘‘ کے عنوان کے تحت عزیزم نعمان احمد نے فرنچ زبان میں تین مقامات، منی یورپ، ایٹومیئم اور واٹر لُو کا تعارف تصاویر اور نقشہ جات کے ذریعہ کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خود ازراہ شفقت اردو زبان میں ان مقامات کا تعارف کروایا۔

آخر پر حضور انور نے تمام بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ 8 بجکر 40 منٹ پر یہ پروگرام ختم ہوا۔ اسکے بعد حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 راکتوبر 2004)

......☆......☆......☆......

مورخہ 12 رستمبر 2004ء (بروز اتوار)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے بلجیم مشن ہاؤس کے احاطہ میں واقع جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح کے وقت حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

چار بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ بلجیم کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عبدالستار صاحب نے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

کی۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’جمال وحسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے‘‘ رائے مظہر احمد صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الانفال کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (الانفال:30) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنادے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

اسکے بعد فرمایا: کسی بھی سچے دین کی نشانی یہ ہے کہ وہ کس قدر انسان کو اپنے خدا کی طرف لے جانے والا ہے۔اور اپنے پیدا کرنے والے کا خوف اور اس کی خشیت اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اور اس کیلئے کیا تعلیم دیتا ہے۔اگر جائزہ لیا جائے تو صرف اسلام ہی اس کی تعلیم دیتا ہے۔یہ کہ اگر تم نے خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے تو اس کا خوف،ایسا خوف جو محبت کا اظہار بھی رکھتا ہوا اپنے دلوں میں پیدا کرو،خدا کو راضی کرنے والے بنو اور اس کی محبت حاصل کرو۔یہ صرف منہ سے نہ ہو بلکہ اپنے عمل سے،اپنے فعل سے اس بات کی تصدیق ہو کہ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے سے حقیقی پیار ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دلوں میں اس کا خوف رکھتے ہوں۔

خدا کو ماننے والا ہر وقت اس کے خوف کو سامنے رکھے گا۔اس کی عبادت بجالائے گا۔کسی قسم کے دنیاوی مال کی محبت اس کی خشیت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوگی۔پھر کس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ امتیازی سلوک کرے گا۔وہ فرماتا ہے کہ تم سوئے ہوئے ہوگے اور مَیں تمہارے لئے جاگوں گا۔تم تکلیف میں ہوگے،مَیں تمہاری تکلیف کو دور کروں گا۔

مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3-4) جب اللہ تعالیٰ تکلیف سے نکالنے کا رستہ نکالتا ہے تو ایسے ایسے رستے نکالتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا اپنے بندوں کیلئے غیب سے ایسے رزق کے سامان کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس مادی دنیا میں انسان خیال کرتا ہے کہ اپنی بیوی بچوں کیلئے رزق کا سامان کروں اگر اللہ نہ چاہے تو انسان جتنا مرضی کوشش کرلے اُس کو حاصل نہیں کرسکتا۔ یا جتنی اُسکی خواہش ہوتی ہے اتنا حاصل نہیں کرسکتا۔

روز ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے بڑے بڑے کاروبار کرنے والے ہوتے ہیں اور پھر کس طرح راتوں رات دیوالیہ ہوجاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ یہاں ریستورانوں میں غلط قسم کے کام کرتے ہیں اور اس خیال سے نہیں چھوڑتے کہ بھوکے مرجائیں گے۔جب مَیں نے توجہ دلائی تو اکثریت نے چھوڑ دئے اور اللہ نے پہلے سے زیادہ بہتر کام دے دئے کیونکہ اللہ فرماتا ہے وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ رزق دینا تقویٰ سے مشروط ہے۔اگر کسی کو پہلے سے اچھا کام نہیں ملا تو وہ اللہ سے زیادہ لو لگائے،اپنے اندر زیادہ تقویٰ پیدا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا ہے اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم کریم ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلّت سے نجات دیتا ہے اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اِتّقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے،لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔سوان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ مَیں بچہ تھا، جوان ہوا،جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر مَیں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں،اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔میرا اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کردیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے کمی رہ گئی ہے تو ہماری کمزوری کی وجہ سے ہے۔استغفار کریں،اس کے سامنے جھکیں۔وہ سچے وعدوں والا ہے انشاء اللہ بہتری کے سامان کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ یُسۡرًا (الطلاق:5) جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اس کے معاملے میں آسانی پیدا کردیتا ہے۔اگر تمہارے رزق میں کمی ہو،تمہارے کاموں میں روک ہو تو اس کا تقویٰ اختیار کرو،اس کے سامنے جھکو،نمازوں میں پابندی کرو،اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کے احکام کی پیروی کرو۔وہ ضرور آسانیوں کے سامان پیدا کردے گا۔بعض دفعہ آزمائش ہوتی ہے اور اللہ کسی کی طاقت کے مطابق آزماتا ہے۔

تمہاری برائیاں تقویٰ سے دور ہوں گی۔جب فعلی شہادت سے پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ احسان فرمارہا ہے تو پھر اللہ کے وعدوں پر ایک مومن کو اور بھی پختہ یقین ہوجاتا ہے۔پھر ایک مومن بندہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اور ترقی کرتا ہے اور پھر اللہ کے دائمی فضلوں کا وارث ٹھہرتا ہے۔اللہ تمام فضلوں کا مالک ہے اور پھر یہ کہ وہ بندوں میں فضل بانٹنے کی طاقت بھی رکھتا ہے اور فرماتا ہے۔یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (الانفال:30)۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور اللہ جلّشانہ سے ڈرتے رہو تو خدا تعالیٰ تمہیں وہ چیز عطا کرے گا (یعنی روح القدس) جس کے ساتھ تم غیروں سے امتیاز کلی پیدا کرلوگے اور تمہارے لئے ایک نور مقرر کردے گا (یعنی روح القدس) جو تمہارے ساتھ ساتھ چلے گا۔قرآن کریم میں روح القدس کا نام نور ہے۔‘‘

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباسات پیش کئے جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ متقی کو ایسا نور دیا جاتا ہے جو اس کے ہر عضو، ہر قول اور ہر فعل میں نظر آتا ہے۔اور وہ نور ان راہوں پر بھی نظر آتا ہے جن راہوں پر متقی چلتا ہے اور وہ نور،نورِ الہام،نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقتباسات کو پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کی وجہ سے تمہیں خدائی تائیدات حاصل ہوں گی اور اللہ تمہارے اور غیر میں ہر لحاظ سے ایک فرق رکھ دے گا۔ اگر تقویٰ مستقل مزاجی سے اختیار کرو تو پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کس طرح غیرت رکھتا ہے اور اللہ تمہارے اندر نور رکھ دے گا یعنی نورِ الہام،نورِ اجابتِ دعا یعنی تمہیں ایسے نور سے نوازے گا کہ تمہیں الہام سے نوازے گا،تمہاری دعائیں قبول کرے گا۔

پس ایسا تقویٰ اختیار کرو کہ خدا سے قبولیت دعا کے فیض سے حصہ پاؤ۔پیروں،فقیروں کی گدیوں پر نہ چکر لگاتے رہو،اُن کی قبروں پر سجدے کرکے شرک نہ کرو۔اگر تقویٰ اختیار کروگے تو براہ راست خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھوگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نیکیوں میں سبقت لے جائے پھر اللہ تعالیٰ تمہارے اندر وہ طاقتیں پیدا کرے گا کہ تم مقبول بندوں کی طرح قبولیت دعا کے نشان دکھاؤگے۔یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ کے اندر پیدا کئے اور اپنی جماعت سے جس کی آپؑ توقع رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ (الحدید:29) تمہیں نور دیا جائے گا۔تمہارے تمام قویٰ میں نور ہوگا......جن راہوں پر تم چلوگے وہ راہیں نورانی ہوجائیں گی اور تم سراپا نور ہوجاؤگے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہر احمدی نور سے بھر جائے،ہر احمدی کی کوشش ہونی چاہئے کہ خدا کا خوف اس کے دل میں ہو۔ہر احمدی کو اس کی طرف جھکنا چاہئے۔عبادات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حدیث میں ہے کہ دو قطرے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں (۱) خدا کے خوف اور اس کی خشیت میں بہنے والا آنسوؤں کا قطرہ (۲) دوسرا خدا کی راہ میں بہنے والا خون کا قطرہ۔

تو دیکھیں عبادت کرنے والے ایک مومن کا تقویٰ کی وجہ سے اللہ کی خشیت کی وجہ سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ اللہ کو اسی طرح پیارا ہے جس طرح خدا کی راہ میں بہنے والا خون کا قطرہ۔

حضور نے فرمایا کہ جہادی تنظیمیں بڑا شور کرتی ہیں کہ خدا کو خون کا قطرہ بڑا پیارا ہے۔اول تو یہ جہاد ہے ہی نہیں۔پھر جس طرح بلا تخصیص عورتوں،مردوں، بوڑھوں کو مارا جاتا ہے،خودکش حملے کئے جاتے ہیں، خودکشی تو اسلام میں حرام ہے۔پھر اللہ کی تائید اِن کے ساتھ نظر نہیں آتی۔اللہ کا تو جہاد کرنے والوں کے ساتھ تائید کا وعدہ ہے۔یہ تو اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔یہ تو جہاد ہے ہی نہیں۔اس لئے کہ وقت کے امام کی ہدایات کو ماننا ضروری ہے کیونکہ یہ مان نہیں رہے،یہ جہاد کیسے کرسکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ کیوں نہیں اس جہاد کی طرف آتے،یہ کیوں دعائیں نہیں کرتے۔اگر یہ اس طرح کرلیں تو دیکھیں کہ اللہ کس طرح تائیدات سے نوازتا ہے۔لیکن یہ بدقسمت ہیں۔آج کل اگر یہ چیزیں نظر آسکتی ہیں تو احمدیوں میں نظر آتی ہیں اور اس احمدی میں نظر آتی ہیں جس نے صحیح طور پر حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کی۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خدا کی راہ میں انسان کے جسم پر لگنے والا غبار اور جہنم کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات،جلد5،صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ،کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاؤ‘‘

(ملفوظات،جلد5،صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور،کرناٹک

یہ وہ فرقان ہے جو ایک احمدی کو غیروں سے ممتاز کرتا ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ اس روح کو اپنے اندر، اپنے بچوں کے اندر پیدا کریں۔

ایک روایت میں ہے کہ خشیت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس طرح کہ جب یہ خیال ہو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

ایک دفعہ سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ احسان کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم یہ احساس تو ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس دن اللہ کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اُس دن سات لوگوں کو اللہ کا سایہ نصیب ہوگا۔

(۱) امام عادل کو (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں اپنی جوانی بسر کی (۳) وہ جس کا دل مسجد کے ساتھ لگا ہوا ہے (۴) وہ جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اس کی ہی خاطر الگ ہوتے ہیں (۵) وہ جو خوبصورت عورت کی دعوت کے باوجود بدی سے بچتا ہے (۶) وہ سخی جو پوشیدہ طور پر خدا کی راہ میں صدقہ کرتا ہے (۷) وہ جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا اور اس کی خشیت سے اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع میں سے ایک حصہ پڑھا جس میں آنحضرت ﷺ نے تمام انسانوں کو چاہے وہ کسی بھی رنگ ونسل سے تعلق رکھتے ہوں برابر قرار دیا اور وجہ فضیلت تقویٰ قرار دی۔

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کونسی چیز سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہوگی۔ آپ نے فرمایا (۱) تقویٰ، (۲) خُلق (اخلاق)۔

پھر پوچھا کہ کونسی چیز سب سے زیادہ دوزخ میں داخل کرنے والی ہوگی۔ فرمایا (۱) منہ (۲) شرمگاہ۔

اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس خشیت الٰہی سے متعلق پیش فرمایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے خوف کے بغیر گریہ وزاری بے معنی ہے۔

پھر حضور انور نے فرمایا: بہت سارے لوگ جب ان کے معاملات جماعت کے پاس آئیں انہیں رونا جلدی آجاتا ہے اور یوں وہ اپنے آپ کو مظلوم ثابت کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو سب علم ہے اس سے ڈرنا چاہئے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو تمہارا ربّ ہے، پانچ نمازیں پڑھو، روزے رکھو، زکوٰۃ دو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ یہ مومن کی پانچ نشانیاں ہیں گویا تقویٰ پر وہی قائم سمجھا جائے گا جو ان پانچ باتوں پر عمل کرنے والا ہوگا۔

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا ...... کہ اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو خوب پاک صاف کردے تُو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کرسکتا ہے۔

ایک اور دعا ہے کہ اے اللہ مَیں تجھ سے ہدایت، تقویٰ اور پاک دامنی مانگتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ جب رسول کریم ﷺ خدا کے خوف اور خشیت کی وجہ سے اس قدر دعا مانگا کرتے تھے، تو ہمیں کس قدر دعا کرنی چاہئے۔

آپؐ یہ بھی دعا مانگتے: اے اللہ! مَیں عاجز آجانے، سستی، بزدلی، بخل، انتہائی بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر۔ اے اللہ مَیں ایسے علم سے جو فائدہ مند نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ دوسروں کو دیکھنے کی بجائے اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے دوسروں کو کہتے ہیں تمہارے بارہ میں خطبہ آیا ہے۔ اپنا جائزہ کوئی نہیں لیتا۔ اپنا جائزہ لینا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کیلئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کیلئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بات میں انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہوکر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اسکے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو۔ اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے انکے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ اور ایسے ہی شخصوں کیلئے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہے اور اسکے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہوجاتا ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہوجاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہوجاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہوجاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار ہو۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہوسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل اور امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہوجاؤ...... اور اسی کے ہوجاؤ۔ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہوجاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کرجاتی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہم خدا کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں، اس کے رسول کے بتائے ہوئے رستوں پر چل کر اس کی خشیت اختیار کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوں اور ہم میں سے ہر ایک دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے والا ہو، جلسہ کی برکات ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو حفظ وامان میں رکھے، خیریت سے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔ 5 بجکر 35 منٹ پر جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اسکے بعد حضور لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بچیوں نے کورس کی شکل میں مختلف نظمیں پڑھیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ورد کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ جلسہ سالانہ کی کل حاضری 1589 تھی جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری 766 تھی۔

بلجیم کے اس جلسہ سالانہ میں درج ذیل 13 ممالک سے آنے والے احباب شامل ہوئے۔

جرمنی، فرانس، ہالینڈ، انگلستان، سویڈن، ناروے، انڈیا، امریکہ، کینیڈا، پاکستان، نائیجر، نائیجیریا، سوئٹزرلینڈ۔

اسکے بعد شام چھ بجے لجنہ اماء اللہ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے تمام سیکرٹریان کو تفصیلی ہدایات دیں۔

عاملہ لجنہ کی میٹنگ کے بعد ساڑھے چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام شعبوں کا جائزہ لیا اور سیکرٹریان سے دریافت فرمایا کہ وہ اپنے اپنے شعبوں میں کیا کام کررہے ہیں اور آئندہ کیلئے کیا پلاننگ ہے۔

حضور انور نے مہتمم مال کو ہدایت فرمائی کہ اپنے خدام کی فہرست اس طرح تیار کریں کہ آپ کی جو کُل تجنید ہے اس میں سے سٹوڈنٹ کتنے ہیں اور کتنے ایسے خدام ہیں جو کمانے والے ہیں۔ جو خدام چندہ کے نظام میں شامل نہیں ان کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ شعبہ سمعی بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ڈاکومنٹری فلم تیار کریں اور ایم ٹی اے کیلئے بھجوائیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت کو ہدایت فرمائی کہ تربیتی کلاسز اور پروگرام باقاعدگی سے ہونے چاہئیں اور آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے کہ ان کلاسز میں کتنے خدام شامل ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو خدام کیمپوں میں رہ رہے ہیں ان کے ساتھ بھی آپ کا مسلسل رابطہ ہونا ضروری ہے، ان کو بھی تربیتی پروگراموں میں شامل ہونا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدمت خلق کے پروگراموں کے بارہ میں یہاں کے متعلقہ حکام کو بھی آگاہ رکھا کریں۔

حضور انور نے نومبایعین کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو لوگ ریفیوجی سنٹرز میں رہتے ہیں ان کی تربیت کیلئے پلان بنائیں۔ ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ ان کی تربیت کا انتظام کریں۔ ان سے ریگولر Contact کریں۔ اگر یہ اپنی جگہ تبدیل کریں اور کسی دوسرے شہر میں نقل مکانی کریں تو آپ کو علم ہونا چاہئے اور آپ کا رابطہ رہنا چاہئے۔ جب رابطہ نہیں کریں گے تو یہ لوگ ضائع ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس سب نومبایعین کی فہرست ہونی چاہئے۔ اپنی مجالس کے قائدین کو یہ فہرستیں دیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ، ریجن میں مقیم ان لوگوں سے رابطہ کریں اور ان کو اپنے تربیتی پروگراموں میں شامل کریں۔

حضور نے مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ تمام خدام کی اس طرح فہرست تیار کریں کہ کتنے ہیں جو سکول / کالج / یونیورسٹی جارہے ہیں۔ اگر کوئی پڑھائی چھوڑتا ہے تو اس کا بھی آپ کو علم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے مہتمم اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ جو خدام اردو پڑھ سکتے ہیں ان کو رسالہ ’’خالد‘‘ پاکستان سے لگوا کردیں۔

اسکے بعد حضور انور نے شعبہ عمومی کے کام کے متعلق ہدایات فرمائیں۔ یہ میٹنگ شام سات بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد خدام نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اسکے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے قائدین سے ان کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شعبوں اور کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے آنی چاہئے۔ حضور انور نے قائد ذہانت و صحت جسمانی کو ہدایت فرمائی کہ انصار کو سیر کرنے کی عادت ڈالیں۔

نومبائعین کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان کو اپنے تربیتی نظام میں شامل کریں، چندوں کی عادت ڈالیں، قرآن کریم پڑھائیں اور نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔

قائد ایثار کو ہدایت فرمائی کہ یہاں جو Old People Homes ہیں وہاں جائیں، ان سے باتیں کریں، پھول، پھل ان کیلئے لے کر جائیں۔ آپ کے جانے سے ان کا دل لگ جائے گا۔ یہی آپ کی خدمت خلق ہے۔

قائد تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ گزشتہ تین چار سال کی جو بیعتیں ہیں ان کو اپنے نظام میں شامل کریں۔ ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ اپنے انصار کو بھی Active کریں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ سب کو مستعد ہو کر محنت سے کام کرنا چاہئے اور منصوبہ بندی، پلاننگ کے ساتھ کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔

مجلس انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر انصار نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات 8 بجکر 45 منٹ تک جاری رہیں۔ بلجیم کی مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والی 25 فیملیز کے 98 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ نو بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 13 ستمبر 2004ء (بروز سوموار)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے بیت السلام برسلز میں نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق بعض مقامات کی سیر کا پروگرام تھا اور بعدازاں انٹورپن مشن ہاؤس کے دورہ کے پروگرام کے علاوہ سہ پہر ہالینڈ کیلئے روانگی تھی۔

صبح سوا دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود احباب کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

10 بجکر 20 منٹ پر بیت السلام برسلز سے ایک تاریخی مقام Waterloo کیلئے روانگی ہوئی۔

برسلز سے واٹرلُو کا فاصلہ بیس کلومیٹر ہے۔ واٹرلُو میں وہ میدان جنگ ہے جہاں نپولین کو شکست ہوئی تھی جس کی یاد میں یہاں شیر کا ایک مجسمہ ایک ٹیلے پر بنایا گیا ہے۔ یہ ٹیلہ 43 میٹر اونچا ہے۔ اس ٹیلے کے اوپر شیر کے مجسمے تک پہنچنے کیلئے 226 سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ جہاں سے سارے میدان جنگ کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ مٹی کے اس ٹیلہ کی تعمیر 1824ء میں ہوئی تھی واٹرلُو کے اس میدان جنگ میں لڑائی ولنگٹن اور بلوشر کی اتحادی فوجوں اور نپولین کی فوج کے درمیان ہوئی تھی جو 18 جون 1815ء کو نپولین کی شکست پر ختم ہوئی۔

اس جگہ ایک Panorama بھی بنایا گیا ہے جس میں لڑائی کے مناظر بڑی خوبصورتی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ یہ Panorama، 360 ڈگری کینوس پر بنایا گیا ہے۔ ہر سال 18 جون کو اس لڑائی کو دو ہزار لوگ اس زمانہ کے سپاہیوں کے لباس میں پیش کرتے ہیں۔

گیارہ بجے حضور انور اس جگہ پہنچے۔ حضور انور، حضرت بیگم صاحبہ اور وفد کے ممبران اس ٹیلہ کے اوپر تک گئے۔ چونکہ بلندی کافی ہے اس لئے بڑی تیز ہوا کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنی ٹوپیاں سنبھال کر رکھنی پڑتی ہیں۔ اس ٹیلہ کے اوپر دائرے کی شکل میں چلنے پھرنے کیلئے جگہ بنائی گئی ہے جہاں سے چاروں طرف کا دور تک نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے اوپر ٹھہرے رہے اور دور دور ارد گرد کے علاقہ اور منظر کا نظارہ فرمایا۔

اس جنگ کے مناظر پر مشتمل ایک فلم دکھانے کا انتظام بھی اس میدان کے ایک حصہ میں کیا گیا ہے جس میں لڑائی اور حملہ کی تفصیل، دن، تاریخ اور وقت کی تعین کے ساتھ دکھائی گئی ہے کہ فلاں دن اور فلاں تاریخ کو اتنے بجے حملہ ہوا۔ گویا ہر لمحہ اور گھڑی کو عملی جنگ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ حضور انور نے جنگ کے ان مناظر کو بھی دیکھا اسکے بعد Panorama میں تشریف لے گئے جہاں تصویری زبان میں اس جنگ کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔ Panorama کے اندر جاتے ہی یوں لگتا ہے جیسے آپ کسی میدان جنگ کے درمیان میں کھڑے ہیں اور چاروں طرف میل ہا میل تک کھلے آسمان تلے مختلف فوجی دستوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور برسلز شہر کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً ایک بجے دوپہر برسلز شہر پہنچے جہاں پہلے اٹومیم (Atomium) اور پھر مِنی یورپ (Mini Europe) دیکھنے کا پروگرام تھا۔

اٹومیم کی تعمیر 1958ء میں برسلز میں ہونے والی ایک عالمی نمائش کے لئے کی گئی تھی۔ اسے لوہے کے 9 ایٹمز کی صورت میں بنایا گیا ہے جن کو اپنے سائز سے 165 بلین گنا بڑا دکھایا گیا ہے۔ ان کی تعمیر میں تانبے اور ایلومینیم کو استعمال کیا گیا ہے۔ ایک ایٹم کا ڈایا میٹر تقریباً 18 میٹر ہے۔ ہر دو ایٹمز کے درمیان تین میٹر گولائی کے سیلنڈرز ہیں جو کہ ایک ایٹم سے دوسرے ایٹم کے اندر جانے کے لئے بطور گزرگاہ استعمال ہوتے ہیں۔ اٹومیم کی اونچائی تقریباً 100 میٹر ہے۔

دراصل اٹومیم برسلز کیلئے ویسا ہی ہے جیسا کہ ایفل ٹاور پیرس کیلئے۔ سوونیئر کی دکانیں Atomium کے تحائف سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کا نقشہ 1955ء میں Andrewater Keyni نے بنایا جس کا مقصد اٹومیم کو چھ ماہ کیلئے کھڑا کرنا تھا۔ مگر اٹومیم آج بھی موجود ہے۔ اسکی سب سے بالائی منزل والے ایٹم کے ریسٹورنٹ سے برسلز شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اٹومیم دیکھنے کے بعد مِنی یورپ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ منی یورپ برسلز شہر میں تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں یورپین ممالک کے اہم مقامات اور عمارتوں کو بعینہ ان کی اصل شکل (لیکن سائز میں چھوٹا) تعمیر کیا گیا ہے۔ منی یورپ کے منصوبہ کی تکمیل کیلئے 1987ء میں یورپین مؤرخین نے یورپین یونین کے اہم مقامات کا انتخاب شروع کر دیا تھا۔ ان مقامات کو ان کے تاریخی ہونے کی وجہ سے خوبصورتی اور یورپین تہذیب کی پہچان کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ ان مقامات یا عمارات کو ان کے اصل حجم سے 1/25 ویں حصہ کے حساب سے تعمیر کیا گیا ہے۔ منی یورپ کی تعمیر کا مقصد یورپین تہذیب کو متعارف کروانا ہے۔ اس جگہ کی سیر سے ہر کوئی لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ یہ سیر ماضی کی یادوں کو تازہ کرنے اور یورپین یونین کے ساتھ انس بڑھانے میں ممد ثابت ہو سکتی ہے۔ اس منصوبہ پر تقریباً 275,000 یورو خرچ ہوئے اور یورپی یونین کے آٹھ ممالک کے ماہرین فن کو لایا گیا جنہوں نے 15 ممالک کی عمارتوں اور مقامات کو تعمیر کیا۔

منی یورپ دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ قریباً اڑھائی بجے برسلز سے انٹورپن شہر کیلئے روانہ ہوئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ایک چار منزلہ مشن ہاؤس خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

انٹورپن (Antwerpon) بلجیم کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ دنیا کا ایک قدیم شہر ہے۔ کسی زمانہ میں اس کو Antwerpia کہا جاتا تھا۔ پانچ چھ سو سال قبل ایک بادشاہ نے یہاں ٹیکس کا نظام نافذ کیا تو اس نے قانون بناتے ہوئے لکھا کہ جو شخص ٹیکس ادا نہیں کرے گا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ Antwerpia کے معنی ہاتھ کاٹنے اور سزا دینے کے ہیں۔ اس سے اس شہر کا نام Antwerpia پڑ گیا۔ اس شہر کی بندرگاہ دنیا کی دوسری بڑی بندرگاہ (Port) کہلاتی ہے۔ جہاں سے سال میں ہزارہا بحری جہاز سامان لاتے اور لے جاتے ہیں۔

انٹورپن میں دنیا کا سب سے بڑا ڈائمنڈ ریسرچ سنٹر (Diamond Research Centre) بھی ہے۔ اس سنٹر میں ہیروں کی تراش خراش کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1992ء میں ہوا۔

سوا تین بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس انٹورپن پہنچے جہاں بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمے پڑھتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر صاحب جماعت انٹورپن نے اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام مرد احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اسکے بعد حضور انور نے اس چار منزلہ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ Basement ان چار منازل کے علاوہ ہے۔ گراؤنڈ فلور پر نماز کے لئے مردانہ حصہ بنایا گیا ہے اس کے علاوہ اس فلور پر میٹنگ روم، تبلیغی روم، کچن اور دو دفاتر بھی ہیں۔ پہلی منزل پر ایک بڑا ہال ہے جو مختلف پروگراموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ دوسری منزل پر لجنہ کا ہال ہے۔ اسکے علاوہ کچن بھی موجود ہے۔ اس فلور پر ایک مکمل اپارٹمنٹ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

آخری منزل کے علاوہ باقی تمام منازل پر باتھ رومز، ٹائلٹس اور وضو کرنے کیلئے جگہیں ہیں۔ یہ مشن ہاؤس بہت باموقع ہے۔

مشن ہاؤس کے معائنہ کے بعد پروگرام کے مطابق اب یہاں سے نن سپیٹ، ہالینڈ کیلئے روانگی تھی۔ یہاں سے 5:30 پر حضور انور نے دعا کروائی اور ہالینڈ کیلئے روانگی ہوئی۔ مکرم امیر صاحب ہالینڈ، نائب امیر صاحب ہالینڈ، مبلغ انچارج اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ اپنے بعض خدام کے ساتھ حضور انور کو اپنے ساتھ لے جانے کیلئے پہلے سے ہی بلجیم پہنچے ہوئے تھے۔ سوا دو گھنٹہ کے سفر کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نن سپیٹ ہالینڈ پہنچے جہاں احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مشن ہاؤس ''بیت النور'' میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 14 ستمبر 2004ء (بروز منگل)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے بیت النور، نن سپیٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ 11 بجکر 40 منٹ پر ہالینڈ کے ایک شہر Volendon کیلئے روانگی ہوئی۔ یہ شہر سمندر کے کنارے پر واقع ہے اور اس تک پہنچنے کے لئے سمندر کے درمیان 35,30 کلومیٹر تک سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک کے دونوں طرف سمندر ہے۔ بڑا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے اور لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7 صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خوبصورت نظارہ ہے۔ دوپہر کا کھانا یہاں کے ایک قدیم ہوٹل Hotel Spander میں کھایا۔ یہ ہوٹل 1854ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کے بعد نن سپیٹ واپسی ہوئی جہاں حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

شام 7 بجکر 15 منٹ پر حضور انور نن سپیٹ کے قریب ہی ایک فارم دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور فارم کے مختلف حصوں کو دیکھا۔ مشینوں کے ذریعہ گائیوں سے دودھ حاصل کیا جا رہا تھا۔ حضور انور نے یہ سارا پراسس دیکھا۔ 8 بجے یہاں سے واپسی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور نے مسجد 'بیت النور' نن سپیٹ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نن سپیٹ مشن ہاؤس میں ہونے والی مرمتوں اور مجوزہ تبدیلیوں کا جائزہ لیا۔ لندن سے مکرم محمد اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن، یورپ چیئرمین اور مکرم عباس خان صاحب نن سپیٹ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے معائنہ اور جائزہ کے ساتھ ساتھ منتظمین کو ہدایات دیں۔

جماعت ہالینڈ نے رات کے کھانے کیلئے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا۔ معائنہ سے فارغ ہو کر حضور انور اس جگہ تشریف لے گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور نے دعا کروائی۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 15 رستمبر 2004ء (بروز بدھ)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے بیت النور، نن سپیٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ 11 بجے نن سپیٹ سے براستہ بلجیم، فرانس، لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت جمع تھے۔ سبھی احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ لندن کے لئے عازم سفر ہوا۔

دوپہر ایک بجے بلجیم کا بارڈر کراس کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوئے۔ پونے دو بجے بلجیم کے ایک شہر Gent سے دس کلومیٹر پہلے مین ہائی وے کے اوپر ایک ریسٹورنٹ میں رک کر دوپہر کا کھانا کھایا اور کھلے لان میں حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کیلئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بج کر پچیس منٹ پر یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور ساڑھے تین بجے فرانس کی پورٹ Calais پہنچے جہاں امیر صاحب فرانس نے اپنی مجلس عاملہ کے بعض ممبران اور خدام کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ جماعت فرانس نے پورٹ پر چائے وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

ہالینڈ سے امیر صاحب ہالینڈ، نائب امیر صاحب ہالینڈ، مبلغ انچارج ہالینڈ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدام کی ایک ٹیم حضور انور کو Calais کی پورٹ تک چھوڑنے کیلئے ساتھ آئی تھی۔ ان سب احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ہی امیر صاحب فرانس نے بھی اپنے وفد کے ساتھ واپس جانے کی اجازت حاصل کی۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد پونے چار بجے امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ساڑھے چار بجے ''Sea Cat'' فیری میں سوار ہوئے جو فرانس کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق 4 بجکر 50 منٹ پر Dover پہنچے۔ (برطانیہ اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے)۔

پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو۔کے، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یو۔کے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اس کے بعد قافلہ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ Dover سے لندن کا فاصلہ 109 میل ہے۔ قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد شام ساڑھے سات بجے مسجد فضل لندن پہنچے۔ جہاں بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن بوڑھے بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ میں داخل ہوئی احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور کا استقبال کیا۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کا یہ دورۂ یورپ اپنے اختتام کو پہنچا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس للّٰہی سفر کی برکات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 راکتوبر 2004)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 رستمبر 2017 بروز سوموار 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ امۃ الحفیظ چوہدری صاحبہ، لندن

(اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن چوہدری صاحب)

14 رستمبر 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک، دعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند، فدائی اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو ایک مرتبہ حج بیت اللہ اور چار مرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب (سابق امیر یو کے) اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یو کے) کی خالہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، ربوہ

(اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب آف ناصر آباد سٹیٹ، سندھ)

11 رستمبر 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں غلام محمد صاحبؓ کی بہو اور حضرت میاں جان محمد صاحبؓ کی بھابھی تھیں۔ آپ نے زندگی کا زیادہ وقت ناصر آباد سٹیٹ میں گزارا تاہم وفات سے کچھ عرصہ قبل ربوہ شفٹ ہوگئی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم عطاء الرحمٰن خان مبشر صاحب

(آف جوہر ٹاؤن، لاہور)

2 رستمبر 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مستری گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے جنہیں منارۃ المسیح کا دروازہ بنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے بلکہ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ سال کے شروع میں ہی سارے سال کا چندہ ادا کردیں۔ اب بھی انہوں نے دسمبر 2017ء تک کے تمام چندوں کی ادائیگی کی ہوئی تھی۔ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں ترجمہ قرآن کی کلاسوں میں چاندی کے دو میڈل حاصل کیے۔ نہایت سادہ طبیعت، بڑے خلیق اور ملنسار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب (مرکزی انچارج جائداد وتعمیرات اور نائب امیر یو کے) کے ہم زلف، مکرم مولوی محمد منور صاحب (سابق مبلغ افریقہ) کے بھتیجے اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(3) مکرمہ غزالہ نایاب صاحبہ، واقفۂ نَو

(اہلیہ مکرم سہیل احمد صاحب، حال جرمنی)

آپ نومبر 2016ء میں ٹوگو سے شادی ہو کر جرمنی آئی تھیں اور مختصر علالت کے بعد 11 رستمبر 2017ء کو 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وقف نَو کی تحریک میں شامل تھیں۔ بچپن سے ہی پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، جماعت اور خلافت کے ساتھ پیار کرنے والی بہت ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں۔ آپ نے فرنچ زبان اس لئے سیکھی تاکہ جماعتی لٹریچر کا ترجمہ کر کے جماعت کی خدمت کی جاسکے۔ آپ مکرم رمضان احمد ظفر صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ الفضل ربوہ کی پوتی) اور مکرم وسیم احمد صاحب ظفر ثانی (ریجنل مبلغ ٹوگو۔ مغربی افریقہ) کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 51ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

(نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ، برطانیہ)

جماعت احمدیہ انگلستان کو اپنا 51واں جلسہ سالانہ مورخہ 28 تا 30 جولائی 2017 حدیقۃ المہدی میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ میں 37ہزار 393 سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی جن کا تعلق دنیا کے 114 ممالک سے تھا۔

معائنہ انتظامات

مؤرخہ 23 جولائی بروز اتوار حضور انور نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ امسال کل 23 نائب افسران اور 214 نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔ لجنہ کی نظامتیں اس کے علاوہ ہیں۔ حضور انور نے معائنہ کا آغاز مسجد فضل لندن سے فرمایا۔ 3 بجکر 23 منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ ناظم رسپشن اور کارکنان ورضا کاران سے گفتگو فرمانے کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی۔ بعدہ حضور انور نے بیت الفتوح لندن، جامعہ احمدیہ یوکے اور حدیقۃ المہدی کا معائنہ فرمایا۔ شام سات بج کر پانچ منٹ پر حضور انور مرکزی پنڈال میں رونق افروز ہوئے جہاں جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے تمام رضا کاران وکارکنان و مرکزی مہمانان جو مختلف ممالک سے بحیثیت نمائندہ تشریف لائے تھے، موجود تھے۔ حضور انور کرسی صدارت پر تشریف لائے اور تقریب کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم نصر ارشد صاحب نے کی۔ بعدہ حضور انور نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈیوٹی دینے والا ہر رضا کار، ہر کارکن یہ یاد رکھے کہ کسی وقت بھی کسی طرح اس کے رویہ سے کسی قسم کی بداخلاقی کا اظہار نہ ہو اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مہمان نوازی کے کام کو سرانجام دیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدازاں تمام کارکنان ومہمانان کرام نے حضور انور کی معیت میں کھانا کھایا۔

سترہواں انٹرنیشنل تبلیغی وتربیتی سیمینار

مورخہ 27 جولائی 2017ء بروز جمعرات مسجد بیت الفتوح مورڈن میں سترہواں تبلیغی وتربیتی سیمینار منعقد کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک سے 156 نمائندگان نے شمولیت کی جن میں 31 ممالک کے امراء اور 20 ممالک کے مشنری انچارج شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کی پریس میں تشہیر

دنیا بھر سے 50 سے زائد نیشنل وپرائیویٹ ٹی وی چینلز، متعدد ریڈیو اسٹیشنز، اخبارات ورسائل نے جلسہ سالانہ کی رپورٹس اور مضامین شائع کیے۔

خصوصی تصویری نمائش

شعبہ مخزن تصاویر کے تحت ایک خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، پریس اینڈ میڈیا آفس، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کی جانب سے نمائش وسٹالز بھی لگائے گئے۔ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنی کارکردگی اور رپورٹس پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔ امسال مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے قیام کو پچیس سال مکمل ہوئے۔ اسی مناسبت سے جلسہ گاہ میں نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ ریویو آف ریلیجنز کی مارکی میں Shroud of Turin پر تحقیقی کام کرنے والی سائنسدانوں کی ٹیم کے ممبر، پروفیشنل فوٹوگرافر Barrie Schwortz تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ کفنِ مسیح کا replica بھی لائے تھے۔ انہوں نے کفنِ مسیح کے حوالہ سے بہت دلچسپ امور بیان کیے۔

افتتاحی اجلاس جلسہ سالانہ برطانیہ

تلاوتِ قرآن مجید مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا فارسی منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضورِ انور نے افتتاحی دعا کروائی اور اس کے ساتھ افتتاحی اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

29 جولائی 2017 بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس صبح 10 بجے زیر صدارت محترم الحاج محمد علی کائرے صاحب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ ظہور احمد مدثر صاحب نے کی۔ مکرم طاہر احمد خالد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی صاحب، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان، نے ''آنحضرتؐ کی گھریلو زندگی'' اور محترم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب (صدر قضاء بورڈ یوکے) نے بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی انقلابی تاثیرات'' تقریر کی۔ بعدہ مکرم محمد اسحاق صاحب یوکے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ تیسری تقریر مکرم فرید احمد نوید صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) نے ''ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج'' کے موضوع پر کی۔

مستورات سے خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس کی کارروائی کا اختتام حضور انور کے مستورات سے خطاب پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ ہبۃ الرحمٰن الجابی صاحبہ نے کی۔ محترمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں حضور انور کے دست مبارک سے تقسیم اسناد و میڈلز تقسیم کیے گئے۔ بعد ازاں حضور انور نے خطاب فرمایا۔

29 جولائی 2017 بروز ہفتہ بعد دوپہر

اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راشد خطاب صاحب آف کبابیر نے کی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے تقاریر کیں۔ بعض کے ویڈیو پیغامات دکھائے گئے۔

خطاب حضور انور

بعدہ حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور نے مکرم حافظ فضل ربّی صاحب کو تلاوت قرآن کریم کے لیے بلایا۔ مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے انعامات و افضال کا ذکر فرمایا۔

30 جولائی 2017ء بروز اتوار

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس صبح 10 بجے مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم داؤد احمد صاحب آف مانچسٹر (یوکے) نے کی۔ مکرم خالد بٹ صاحب آف یوکے نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سالک احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بعنوان ''خلافت کا بابرکت انعام اور ہمارا فرض'' اور مکرم اظہر حنیف صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے ''قرآن کریم کی رو سے حقیقی جہاد'' کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم بلال محمود صاحب آف یوکے نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے 'نصرتِ الٰہی۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت' اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے انگریزی میں 'موجودہ دور کی برائیاں اور پاکیزہ زندگی کا حصول' کے عنوان پر تقریر کی۔

عالمی بیعت

بعدہ 24ویں عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں 124 ممالک سے 257 قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ نو ہزار 556 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔

مہمانوں کی تقاریر

تیسرے روز بعد دوپہر مہمانوں کی تقاریر رکھی گئی تھیں۔ اس تقریب کی صدارت امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ محمد امجد صاحب جاپان نے کی۔ بعدہ مختلف ممالک سے تشریف لانے والی ممتاز شخصیات میں سے بعض نے خطاب کیا اور بعض ویڈیو پیغامات بھی دکھائے گئے۔

اختتامی اجلاس

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ مکرم فرج عودہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے عربی قصیدہ پیش کیا۔ مکرم مرتضیٰ منّان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔

امن انعام کا اعلان

بعدہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کیلئے ڈاکٹر روشیل صاحب کے نام کا اعلان کیا گیا۔ یہ انعام امن سمپوزیم 2018ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

اختتامی خطاب حضور انور

مہمانوں کی تقاریر اور تقریبِ تقسیم اسناد و میڈلز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مختلف زبانوں میں مختلف گروپس نے ترانے پیش کر کیے۔

متفرق شعبہ جات وتقاریب

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز کی جانب سے 'القلم' پراجیکٹ کے تحت خواہشمند احباب کو اپنے ہاتھ سے قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

کفنِ مسیح کانفرنس

جلسہ سالانہ کے دوران امسال پہلی Shroud of Turin Conference کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں امریکہ، اٹلی اور اسپین سے تشریف لانے والے ماہرین نے اپنے تحقیقاتی مقالہ جات پیش کیے۔

PAAMA کا خصوصی اجلاس

حضور انور کی اجازت سے (Pan-African Ahmadiyya Muslim Association PAAMA) نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز مردانہ پنڈال میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا جس میں تقاریر کے بعد سوال وجواب کی محفل ہوئی۔

تبلیغی مارکی

اس شعبہ کے تحت مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا جاتا ہے۔ مہمانوں کیلئے مختلف نمائشوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ انٹرنیشنل تبلیغ سیمینار بھی منعقد کیا گیا۔

خیمۃ العرب میں ہونے والی تقاریب

جلسہ سالانہ کے دوران عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ جلسہ کے پہلے روز مردوں نے اور دوسرے روز خواتین نے ایک ایک تقریب منعقد کی۔

IAAAE مارکی

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (یوروپین چیپٹر) کی جانب سے ایک مارکی نصب تھی جس میں افریقہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں کی جانے والی خدمات کی عکاسی کی گئی تھی۔

بنگلہ احمدیوں کا اجلاس

امسال بنگلہ بولنے والے احباب کرام نے محترم فیروز عالم صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد کیا۔ محترم امیر صاحب بنگلہ دیش بھی اس موقع پر موجود تھے۔ آپ نے بنگلہ دیش میں ہونے والی جماعتی ترقیات کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔

MTA کے پروگرامز

ایم ٹی اے کی لائیو نشریات کا آغاز جمعرات کے روز ہو گیا تھا۔ جلسہ سالانہ سے متعلق Studio Discussion کے علاوہ جلسہ سالانہ سائٹ کے مختلف مناظر دکھائے گئے اور ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کے حوالہ سے معلومات دی گئیں۔ مختلف مساجد کے بارہ میں ڈاکومنٹریز دکھائی گئیں۔ ایم ٹی اے کے 25 سال مکمل ہونے پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔

فرنچ پروگرامز

امسال جلسہ سالانہ کے تینوں دن فرنچ بولنے والوں کے لئے الگ سے پروگرامز کا انتظام تھا۔ جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی فرنچ زبان میں دکھائی گئی۔

ایم ٹی اے افریقہ

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ایم ٹی اے افریقہ نے افریقہ سے تعلق رکھنے والے ممالک کے لئے الگ سے پروگرامز کا انتظام کیا۔

سوشل میڈیا

امسال سوشل میڈیا کی طرف سے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایمان افروز واقعات کو دنیا بھر میں بسنے والے لوگوں تک پہنچانے کی سعی کی گئی۔ جلسہ پر تشریف لانے والے بعض مہمانان وصحافیوں نے اپنے تاثرات بھی بیان کیے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8473: میں محمد غلام مصطفیٰ ولد مکرم شیخ سکیم چوہدری صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن بہرال ضلع مالدہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اشفاق عالم　　العبد: محمد غلام مصطفیٰ　　گواہ: عبدالظہیر مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8474: میں محمد ابوالحسن ولد مکرم عبدالکریم شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 73 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن بدر پور ڈاکخانہ Boaliadanga ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27رمئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین 5 ڈسمل مع ایک کمرہ بمقام بدر پور۔ میرا گزارہ آمد از خورد نوش ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوطاہر منڈل　　العبد: محمد ابوالحسن　　گواہ: غلام مصطفیٰ

مسل نمبر 8476: میں ثریا کوثر زوجہ مکرم سفیر احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن سکینہ کوٹلی کالابن ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 چوڑیاں، 1 انگوٹھی، 1 گلے کا ہار، 1 جوڑی کان کے کانٹے، 1 کوکا (کُل زیورات 5 تولہ 22 کیریٹ)، حق مہر: 2 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　الامۃ: ثریا کوثر　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8474: میں شمشاد بیگم زوجہ مکرم محمد اقبال صاحب کاغذ گر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ حوالی نگر ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈا صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13راگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کڑے، 1 چین، 2 بالیاں، 1 لاکٹ، 1 انگوٹھی، 2 جھمکے (کُل وزن 111.460 گرام، 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/45,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اقبال　　الامۃ: شمشاد بیگم　　گواہ: محمد اقبال کاغذ گر

مسل نمبر 8478: میں احمد کبیر اے۔ ایم ولد مکرم یو۔ اے۔ محمود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن امینہ منزل، ڈاکخانہ کاسرا گوڈ، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رجون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالغنی صدیق　　العبد: احمد کبیر اے۔ ایم　　گواہ: یو۔ بشیر احمد

مسل نمبر 8479: میں محمد رئیس الدین احمد ولد مکرم محمد ظہور الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: امریکہ، مستقل پتا: فلک نما، حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان بمقام Browndeer امریکہ، پلاٹ 255 sq.yard بمقام حیدر آباد میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2583 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الحسن دادزی　　العبد: محمد رئیس الدین احمد　　گواہ: ابوبکر

مسل نمبر 8480: میں باسل منیر ولد مکرم منیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن مڈل ٹاؤن روڈ، برطانیہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13رجولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 30 پاؤنڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دبیر احمد　　العبد: باسل منیر　　گواہ: نسیم احمد باجواہ

مسل نمبر 8481: میں نشا حارث زوجہ مکرم حارث کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالامان ڈاکخانہ پوکائیل (ترور) ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 کڑے، 6 چین، 2 بریسلیٹ، 4 جوڑی سٹوڈ، 1 انگوٹھی (کُل وزن 147 گرام، 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث کے　　الامۃ: نشا حارث　　گواہ: عبدالرزاق

مسل نمبر 8482: میں نفیسہ کے۔ پی زوجہ مکرم بیرن کٹی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن پوزیتھارا، موچی کال ڈاکخانہ کوٹیپ پالا ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 کڑا، 1 اسٹوڈ (کُل وزن 14 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/2000 روپے ہے۔ ایک لاکھ روپئے کاروبار میں لگے ہیں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث کے　　الامۃ: نفیسہ کے۔ پی　　گواہ: عبدالرزاق

مسل نمبر 8483: میں ثمینہ چالیان زوجہ مکرم محمد امیر پی۔ ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن پوزیتھارا، موچیک کال ڈاکخانہ کوٹپّالا ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 جوڑی پایل، 1 چین، 1 جوڑی کڑا، 1 برسلیٹ، 1 انگوٹھی، 1 جوڑی بالیاں (کل وزن 71.5 گرام، 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث کے　　الامۃ: ثمینہ چالیان　　گواہ: عبدالرزاق

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

تحریک جدید کے 84ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان اور احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3رنومبر 2017 کو اپنے خطبہ جمعہ میں سورۃ آل عمران کی آیت 93 لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ ’’تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔‘‘

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر قرآن کریم کے اس ارشاد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے عمل کیا اور پھر سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں نے اس پر عمل کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہے جن سے احیائے اسلام کے کام بجالانے کی توفیق ہمیں مِل رہی ہے۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کئی گُنا بڑھا کر عطا کرتا ہے۔ حضور انور نے افریقہ، امریکہ کینیڈا، برطانیہ، ہندوستان، وغیرہ ممالک کے احباب جماعت کے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح انہوں نے غیر معمولی قربانی پیش کی اور اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بے شمار فضل و احسان سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں اضافہ کے علاوہ شاملین کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سبھی شامل ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت خطبہ جمعہ کی روشنی میں احباب و مستورات و بچگان سے گزارش ہے کہ اس بابرکت الٰہی تحریک ’’تحریک جدید‘‘ میں اپنے نئے سال کے وعدے پہلے سے بڑھ کر لکھوائیں اور پھر اس کی ادائیگی بھی کریں۔ اپنے گھر کے افراد کا جائزہ لیں کہ کوئی بھی اس بابرکت الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کریں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدی مسلمان سب سے زیادہ خوش نصیب لوگ ہیں کیونکہ ہمیں امامِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق حاصل ہوئی...... ہماری بے حد خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بابرکت اور کامل شریعت کے ذریعہ سے ہماری رہنمائی فرماتا ہے جو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی صورت میں نازل فرمائی......اس لئے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں کیونکہ قرآن ہماری کامیابی اور نجات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہ وہ روحانی نور ہے جو ہمیں حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھاتا ہے۔ یہی ہمارا معلّم اور ضابطۂ حیات ہے......پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہم قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کریں، اس کے گہرے علوم کو سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آج اگر ہمارے دل اور ذہن پاک و صاف ہو سکتے ہیں اور ہم میں پاک تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کے نتیجہ میں ممکن ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب بر موقعہ نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان
مورخہ 26رستمبر 2016، بحوالہ اخبار بدر قادیان، مورخہ 7رستمبر 2017)

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 16-November-2017 Issue 46

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا

ایک مؤمن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اُسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں

اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ؍نومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ ۚ اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰی بِهِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤی اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا (سورۃ النساء :136) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (سورۃ المائدہ:9) وَمِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ یَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِهٖ یَعۡدِلُوۡنَ (سورۃ الاعراف:182)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل وانصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے لیکن بدقسمتی سے اس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں، عوام الناس میں عامۃ المسلمین میں، عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں، جس کی ایک مؤمن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کیلئے مردوں کی طرف سے عورتوں کی طرف سے بھی بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں، غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کیلئے یا کسی کا حق مارنے کیلئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو سچائی سے کام نہیں لیتی ہے۔ جھوٹ بولتے ہیں اور عدالت کو بھی دھوکے میں رکھتے ہیں۔ بعض جگہ انصاف کرنے والے غلط فیصلے اپنے ذاتی مفادات کیلئے کر لیتے ہیں گویا کہ نظام ہی بگڑ گیا ہے۔ تو بہرحال اس بے انصافی سے معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں پھر قومی سطح پر حکمران انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔ نہ اپنی رعایا کیلئے ہی انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی ملکوں کے آپس کے تعلقات میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔ علماء ہیں تو انہوں نے مذہب کو اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور دعویٰ مسلمانوں کا یہ ہے کہ ہم خیر امت ہیں اور اسلام ہی دنیا کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یقیناً مسلمان خیر امت ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ یقیناً اسلام ہی دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے بشرطیکہ اس کی تعلیم کے مطابق حق اور انصاف قائم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ تین مختلف سورتوں کی ہیں۔ النساء کی المائدہ کی اور الاعراف کی۔ پہلی آیت جو النساء کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

پس یہ وہ حکم ہے عدل کے معیار قائم کرنے کا۔ ذاتی گھریلو معاملات میں بھی اور معاشرتی معاملات میں بھی کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں انصاف اور عدل پر ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ مؤمنوں کو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق مؤمن کی گواہی ہونی چاہئے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو، ایمان کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہو اور مضبوط ہو۔ مضبوطی کا تبھی پتا لگے گا جب انسان اپنے خلاف بھی گواہی دینے کیلئے تیار ہو، اپنے بیوی بچوں کے خلاف بھی گواہی دینے کیلئے تیار ہو اپنے والدین کے خلاف بھی اگر ضرورت پڑے تو گواہی دینے کیلئے تیار ہو، قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو تیار ہو۔ فرمایا کہ خواہشات کی پیروی عدل سے دور کرتی ہے۔ اگر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے تو عدل اور انصاف سے دور ہو جاؤ گے۔ آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے۔

افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیاداری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ چاہے ذاتی یا اپنے والدین کا نقصان بھی ہو جائے تو پھر بھی کبھی ایسی بات نہ کرو جو گول مول ہو یا کسی بھی طرح یہ تاثر پیدا ہو کہ حقائق کو چھپانے کے لئے پہلوتہی کی گئی ہے سچی گواہی دینے میں بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جس امام کو ہم نے مانا ہے اس نے تو قرآنی حکم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو غیروں کو بھی حیران و پریشان کر دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والد کے مزارعین کے خلاف ایک مقدمے میں پیش ہوئے اور حق وانصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق بات کی جس کا فائدہ مزارعین کو ہوا اور آپؑ کے والد کا نقصان ہوا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام صادق کو ہم نے مانا ہے اس کا نمونہ تو یہ ہے اور اس نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی گواہیوں کے ہر معاملے میں جائزے لینے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر نیت نیک ہوگی اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑیں گے اپنی گواہیوں کے معیار کو قول سدید پر قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ جو رب ہے جو رازق ہے وہ خود ہی سامان بھی مہیا فرما دے گا، خود ہی رزق میں برکت ڈال دے گا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ اگر ہم انصاف کے ایسے معیار قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو نہ گھروں کا امن وسکون قائم رہ سکتا ہے نہ معاشرے کا امن اور سکون قائم رہ سکتا ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت 9 کی جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مؤمن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں۔ ایک حقیقی مؤمن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مضبوطی سے پکڑے اور اس پر قائم ہو اور اس میں ذرہ برابر بھی لاپرواہی نہ ہو۔ انصاف کی تائید میں گواہ بننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسلامی تعلیم پر ایسے کاربند ہو اس طرح عمل کرو کہ تمہارا عملی نمونہ لوگوں کیلئے، دوسرے مذاہب کیلئے، معاشرے کے لئے ایک مثال بن جائے۔ دوسری قوموں کے لئے مثال بن جائے۔

آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اپنی حرکتوں کی وجہ سے۔ حکمران عوام کے حق مار رہے ہیں عوام حکام سے لڑ رہے ہیں حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ آبادیوں کی آبادیاں ظلموں کا شکار ہو رہی ہیں اور تباہ ہو رہی ہیں۔ نام نہاد اسلام پسند گروہ اپنے لوگوں کو بھی مار رہے ہیں اور غیر ملکوں میں بھی ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اپنے ظلم کو یہ کہہ کر وہ justify کرتے ہیں کہ یہ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال یہ قوموں کی دشمنی پھر آگے اپنی مزید دشمنیوں کے بچے پیدا کرتی چلی جاتی ہے اور یہ کبھی سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس حد تک جانے پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے پورے نہ کرو۔ انصاف کے تقاضے تم نے بہرحال پورے کرنے ہیں۔ قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: دشمنوں کے ساتھ سلوک میں بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں، اس طرف زیادہ توجہ دینی ہے یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن افسوس کہ اس تعلیم کے باوجود مسلمانوں کے عمل نے غیر مسلم دنیا میں اسلام کو بدنام کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس باریکی سے اس بارے میں صحابہ سے اس پر عمل کروایا اس کی چند مثالیں دیتا ہوں ایک دفعہ ایک جنگ میں غلطی سے ایک عورت صحابہ کے ہاتھوں قتل ہوگئی آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ صحابہ پر بڑے خفا ہوئے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اتنا غصہ کے آثار تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ صحابہ نے کہا بھی کہ غلطی سے ماری گئی ہے لیکن اس کے غلطی سے مارے جانے کے باوجود آپ کو بڑی سخت تکلیف پہنچی کہ انصاف قائم نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: سورۃ اعراف کی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ جنہیں ہم نے پیدا کیا ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دیتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔ جب انسان خود ہدایت پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا ہدایت دے گا۔ جب تک خود انسان انصاف پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا انصاف دے سکے گا۔ پس ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا جو اسلام کی تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسرں کیلئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حسن محمد خان عارف صاحب ابن مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad